مثالی لوگ

شہید ڈاکٹر مرتضیٰ مطہری

تدوین وترجمہ: علی قمر

Presented by www.ziaraat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Presented by www.ziaraat.com

مثالی لوگ (۹)

شہید مطہریؒ

ترجمہ

علی قمر

نشر شاہد

Presented by www.ziaraat.com

نام کتاب........ مثالی لوگ (شہید مطہریؒ)

مترجم.......... علی قمر

تصحیح........... سید نجیب الحسن زیدی

سرورق........... محمد اشرف

ناشر............ نشر شاھد

کمپوزنگ......... وجاہت حسین

Isbn:978-964-394-373-8

فہرست

شہید مطہریؒ امام خمینیؒ کی نظر میں 1
ہم قربانی کے لئے حاضر اور شہادت کے لئے آمادہ ہیں 5
حوزہ علمیہ اور یونیورسٹی کے درمیان ارتباط 6
شہید مطہری ایک عرفانی شخصیت 10
استاد شہید مطہری ایک علمی شخصیت 12
آزادی شہید مطہری کی نظر میں 16
مسائل سے نپٹنے کے سلسلہ میں شہید مطہری کا طریقہ کار 21
شہید مطہری اور خودسازی 26
شہید مطہری کا طریقہ کار 28
شہید مطہری اور والدین کا احترام 45
استاد مطہری اپنی زوجہ محترمہ کی نظر میں 51
شہید مطہری اور کام میں خلوص 58
شہید مطہری کا نماز سے عشق 60
قوی ارادہ 63

Presented by www.ziaraat.com

شہید مطہری کی دور اندیشی 67

فراست اور ذہانت 78

غیرت اسلامی 81

دینی افکار کو زندہ کرنے میں شہید مطہری کا کردار 84

دین کی برتری ثابت کرنے کی فکر 94

استاد مطہری کی تدریس کا طریقہ کار 103

استاد کی نظر میں مطالعہ کا طریقہ 109

استاد کی نظر میں تحقیق کا طریقہ 112

علمی و دینی مطالب پیش کرنے کی جدید روش 113

یونیورسٹی، عوام اور جوان 114

مقدمہ ناشر

ایران کے اسلامی انقلاب کی بہت سی برکتوں میں سے ایک ایسے ہمہ گیر چہروں کا ظہور ہے جو پوری ایک ملت کو بیدار کرنے اور اسے نئی زندگی عطا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ وہ تابناک چہرے ہیں جو ایک طرف بلند اسلامی افکار سے آشنا ہیں اور دوسری طرف میدان عمل میں بھی شریعت کی پیروی میں پیشگام ہیں، دشمنان دین کے مکروحیلوں کو بھی جانتے ہیں اور ساتھ ہی محاذ کفر کے ساتھ برسرپیکار رہنے پر بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور شاید پوری تاریخ میں کبھی بھی امت مسلمہ آج کی طرح بڑی شدت کے ساتھ ایسے چہروں کے انتظار میں نہیں تھی۔

اس قسم کے مفکرین ایک خاص قوم و سرزمین سے بالاتر ہیں اور چونکہ یہ لوگ خالص اسلامی فکر کے پرورش یافتہ ہیں لہذا ہر مسلمان کے لئے، چاہے وہ کسی بھی زبان یا قوم سے وابستہ ہو، ایک نمونہ اور آئیڈیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس قسم کے تابناک چہروں کو پہچاننا [illegible]

Presented by www.ziaraat.com

کی زندگی کے ایسے مختلف حالات وواقعات کا مطالعہ کرنا ہے جن سے ان کے بلند افکار، دینی بصیرت اور سماجی کردار کا بخوبی پتہ چلتا ہے۔

ہمیں بہت فخر ہے کہ ہم ایسے چند ایک اسلامی مفکرین کے حالات زندگی اردو میں پیش کر رہے ہیں جنہوں نے اسلامی انقلاب کی کامیابی میں ایک اہم رول نبھایا ہے ہمیں امید ہے کہ مسلمان جوان، ان عظیم ہستیوں کو اپنا آئیڈیل قرار دے کر اسلامی سرحدوں کے اندر، اسلامی فکر کی تقویت اور مذہبی اقدار کی بالادستی کے لئے کوشاں رہیں گے۔

اس مجموعہ کے لئے جن دوستوں نے تعاون دیا ہے ہم ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں خاصکر جناب علی قمر صاحب کا کہ جنہوں نے شہید مرتضٰی مطہری کے زندگی نامے کو اردو زبان میں ترجمہ کرنے کی زحمت اٹھائی ہے۔

انتشارات نشر شاہد

شہید مطہریؒ امام خمینیؒ کی نظر میں

شہید مطہری امام خمینی کے خاص اور بہت معتمد شاگرد تھے۔ آپ کی شہادت سے امام خمینی بہت متاثر ہوئے۔ آپ نے مندرجہ ذیل تعزیت نامہ کی شکل میں اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا للہ وانا الیہ راجعون

میں اسلام کے عظیم الشان رہبروں اورامت مسلمہ خصوصا ایران کی مجاہد قوم کی خدمت میں عظیم شہید، مفکر، فلسفی اور عالی مقام فقیہ مرحوم شیخ مرتضٰی مطہری قدس سرہ کی پر ملال اور غم انگیز شہادت پر تعزیت اور مبارکباد پیش کرتا ہوں ایسی شخصیت کی شہادت پر تعزیت کہ جس نے اپنی قیمتی زندگی اسلام کے مقدس اہداف کی راہ مین انحرافات اور خرافات سے جنگ کرتے ہوئے صرف کردی۔ ایسی شخصیت کی شہادت

Presented by www.ziaraat.com

پر تعزیت کہ جواسلام شناسی اورقرآن اوراسلام کے مختلف علوم وفنون میں کم نظیر تھی۔

میں نے اپنے بہت عزیز بیٹے کو کھودیا ہے اور اس کے غم میں سوگوار ہوں۔ وہ ایسی شخصیتوں میں سے تھا کہ جو میری تمام زندگی کا سرمایہ ہیں۔ اس عظیم الشان شخصیت اور بزرگ عالم دین کی شہادت سے اسلام میں ایسا خلاء پیدا ہوگیا ہے کہ جسے کوئی چیز پر نہیں کرسکتی۔ میں اس قوم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جس کے پاس ایسی قربانی دینے والی شخصتیں ہیں جو اپنی زندگی میں بھی اور اپنے مرنے کے بعد بھی اپنے علم کے نور سے عالم کو منور کرتی ہیں میں دین اسلام اور امت مسلمہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جس کی گود میں ایسی اولاد پروان چڑھتی ہے جو اپنی نورانی شعاؤں کے ذریعہ مردوں کوزندگی عطاکرتی ہے اوراندھیروں میں دیئے جلاتی ہے اگرچہ میں نے اپنا عزیز بیٹا جو میرے جگر کا ٹکڑا تھا کھو دیا ہے لیکن

پھر بھی مجھے فخر ہے کہ اسلام کے پاس ایسے بیٹے تھے اور ہیں۔

مطہری جو روح کی طہارت، ایمان کی قوت اور بیان کی قدرت میں کم نظیر تھے چلے گئے اور بارگاہ ربوبیت میں حاضر ہوگئے لیکن ظلم کرنے والے اور براچاہنے والے سن لیں کہ ان کے مرنے سے ان کی اسلامی ، علمی اور فلسفی شخصیت نہیں مرسکتی۔ قاتل اسلام کے جیالوں کی اسلامی شخصیت کو قتل نہیں کرسکتے وہ لوگ جان لیں کہ خداوندعالم کے کرم سے ہماری قوم بزرگ شخصیتوں کے چلے جانے سے ظلم ،فساداوراستعمار کے خلاف مقابلہ کرنے کے لئے اورزیادہ ہمت کے ساتھ آمادہ ہوجاتی ہے ،ہماری قوم نے اپناراستہ پالیاہے وہ گذشتہ ظالم حکومت اوراس کے طرفداروں کی جڑوں کونیست ونابود کرنے کے سلسلہ میں ایک لمحہ کے لیے بھی خاموش نہیں بیٹھتی ہے. اسلام نے ہمارے عزیزوں کی فداکاریوں اورقربانیوں کے ذریعہ ترقی پائی ہے اسلام بعثت کے زمانے سے لے کر آج

Presented by www.ziaraat.com

تک شہادت کی بنیاد پر استوار رہا ہے ،خدا اور مظلومین کی راہ میں شہادت اسلام کی تعلیمات میں سرفہرست ہے چنانچہ ارشادخداوندی ہے:

"ومالکم لاتقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان" (نساء)

"اورآخر تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان کمزور مردوں،عورتوں اوربچوں کے لئے جہاد نہیں کرتے ہو جنہیں کمزور بنا دیا گیاہے "

یہ لوگ (قاتل)جنہیں اپنی موت اورشکست کا یقین ہوچکا ہے غیرانسانی جرائم کے ذریعہ انتقام لینا چاہتے ہیں یا اپنے خیال خام میں خدا کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو ڈرانا چاہتے ہیں ۔ہمارے ہر شہید کے ہر قطرہ خون سے مجاہدین پیدا ہوتے ہیں۔

ہم قربانی کے لئے حاضراورشہادت کے لئے آمادہ ہیں

میں جمعرات ۱۲مئی ۱۹۷۹ کے دن کومجاہدفی سبیل اللہ شہیدمطہری کی تجلیل کی خاطرعزای عمومی کادن اعلان کرتاہوں ،خداوندعالم سے اسلام کے اس عزیزفرزند کے لئے رحمت اورمغفرت اوراسلام کے لئے عظمت اورعزت کاخواہاں ہوں ،سلام ہوراہ حق اورآزادی کی راہ کے شہیدوں پر۔

Presented by www.ziaraat.com

حوزہ علمیہ اور یونیورسٹی کے درمیان ارتباط

مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر رضاخان یہ چاہتا تھا کہ حوزہ علمیہ اور یونیورسٹی کے درمیان جدائی ڈال دے کیونکہ ان دونوں طاقتوں کے درمیان اتحاد کی صورت میں اس کی حکومت کو خطرہ تھا اسی لئے یہ حکومت مغرب کی پالیسی "اختلاف ڈالو اور حکومت کرو" پر استوار تھی ایسے وقت میں شہید مطہری نے یونیورسٹی کا رخ کیا اور اس فضا میں کہ جس میں یونیورسٹی کے اسٹوڈنٹ روحانیت کے لباس سے بیزار سے تھے، آپ نے لباس روحانیت پہن کر انہیں کے درمیان زندگی بسر کی اور وہ بھی اس طرح کہ وہی اسٹوڈنٹ ہر طرف سے مایوس ہو کر اپنی مشکلات میں شہید کی طرف رخ کرنے لگے۔

شہید مطہری کی اس کامیابی کا راز رہبر انقلاب حضرت آیۃ اللہ خامنہ ای کے نزدیک آپکی جدوجہد اور ان کی شخصیت کی بے نیازی ہے، علمی کاوشیں اس طرح کہ انہوں نے

مثالی لوگ........................شہید مطہریؒ

خود یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی تھی وہاں کے اسٹوڈنٹس کے ساتھ مانوس تھے وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں ،انجینیروں اور ڈاکٹروں وغیرہ کی بزم میں آمدورفت تھی اور ان کے درمیان ایک مقام رکھتے تھے آپ اس جدید فرہنگ کے درمیان بھی لائق احترام، محبوب اور کامیاب شخصیت کے حامل تھے۔

شہید کی کامیابی کا دوسرا راز آپ کی شخصیت کی بے نیازی ہے اس دوران یونیورسٹیوں کی فضا ایسی تھی کہ وہاں کے تعلیم یافتہ افراد حوزہ کی تعلیم کو تعلیم نہیں سمجھتے تھے اور حوزہ کے طلاب کو جاہل سمجھتے تھے ایک روحانی کے پاس اٹھنے بیٹھنے کو اپنے وقت کی بربادی سمجھتے تھے اسی طرح حوزہ کی فضا بھی کچھ ایسی ہی تھی علماء حضرات یونیورسٹیوں میں پڑھنے والوں کو بے دین ،عوام اور نادان سمجھتے تھے گویا فضا ایسی تھی کی کوئی بھی ایک دوسرے کو قبول کرنے اور ایک دوسرے سے نزدیک ہونے کے لئے تیا نہیں تھا جس کے نتیجہ میں دشمن فائدہ

Presented by www.ziaraat.com

اٹھا رہا تھا اور حوزہ اور یونیورسٹی کے درمیان دوریاں بڑھتی جا رہی تھیں ایسے وقت میں آپ نے تدریس کے لئے یونیورسٹی کا رخ کیا.جب وہاں کے طلاب نے ایک روحانی کو اتنی صلاحیتوں کے ساتھ دیکھا تو روحانیت کے بارے میں ان کے نظریہ میں تبدیلی آئی اس لئے کہ شہید کے فلسفہ اور دیگر علوم کے دروس اتنے قوی ہوتے تھے کہ حتی یونیورسٹی کے استاد آپ کے درس میں شرکت کرنے لگے تھے۔

دوسری طرف جب حوزہ کے علماء دیکھتے تھے کہ شہید مطہری جیسا عالم دین اپنی اس عظیم شخصیت کے باوجود یونیورسٹی سے منسلک ہے اور وہاں کے اساتید اور طلاب سے رابطہ رکھتا ہے تو ان کے طرز تفکر اور سوچ میں تبدیلی آئی اور اس طرح دونوں ایک دوسرے سے نزدیک ہوئے جس کے نتیجہ میں غلط فہمیاں دور ہوئیں اور بعد میں ایران کے اسلامی انقلاب کی کامیابی میں حوزہ اور یونیورسٹی شانہ بہ شانہ نظر آئے۔

شہید مطہری ایک عرفانی شخصیت

شہید مطہری جہاں فلسفہ اور منطق میں ماہر تھے وہیں عرفان میں بھی ایک مقام رکھتے تھے .حافظ کے عرفانی اشعار کے بہت شیدا تھے ہر شب قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے اسی طرح نماز شب کے پابند تھے اور ان کا یہ کام سفر میں بھی ترک نہیں ہوتا تھا،ان کے گھر میں بھی یہی فضا حاکم تھی آپ کی زوجہ محترمہ اور آپ کے بچے اسی فکر سے متاثر تھے گھر میں ایک معنوی اور روحانی ماحول تھا۔

شہید کی شخصیت پر اس سلسلہ میں معنوی اور روحانی اساتید کا اثر تھا مثلا مرحوم آیۃ اللہ میرزا علی شیرازی کہ ان کی تصویر شہید مطہری نے اپنے خصوصی کمرے میں لگا رکھی تھی . جب آپ قم آئے تو امام خمینیؒ کی توجہ کا مرکز قرار پائے۔امام خمینیؒ آپکو اپنا بیٹا کہتے تھے۔

شہید کا بھی رابطہ مفسر عظیم الشان اسلام آیۃ اللہ

Presented by www.ziaraat.com

سید محمد حسن طباطبائیؒ سے تھا. آپ علامہ طباطبائی سے فلسفہ کے علاوہ عرفان کا درس بھی حاصل کرتے تھے شہید نے علامہ طباطبائی سے طویل مدت تک شرف تلمذ حاصل کیاان کے علاوہ آپ نے آیۃ اللہ نجفی قوچانی سے بھی شرف تلمذ حاصل کیا، آقای قوچانی سیاحت شرق اورسیاحت غرب جیسی کتابوں کے مصنف ہیں سیاحت غرب جو عالم برزخ کے حالات پر مشتمل ہے کے بارے میں شہید مطہری فرماتے ہیں کہ یہ کتاب استاد محترم نے اپنے خیالات کے مطابق نہیں لکھی ہے بلکہ اپنے مکاشفات کے مطابق تحریر فرمائی ہے۔

استاد شہید مطہری ایک علمی شخصیت

"حجۃ الاسلام والمسلمین علی دوانی کی زبانی ایک مختصر تعارف"

شہید مطہری حقیقی معنی میں عالم تھے آپ ذکر، فکراور علمی بحث وگفتگو کے عاشق تھے۔ جس کتاب کا بھی مطالعہ کرتے تھے آپ کی نظرمیں اس میں جو اہم نکات ہوتے انہیں نوٹ کرلیتے تھے۔

آپ نے شیعہ ،سنی مسلم اورغیر مسلم علماء کی کتب حدیث، فقہ، اصول، تفسیر، فلسفہ، منطق،کلام ،درایہ، رجال، زندگینامہ، تاریخ، شعر و ادب وغیرہ سب سے استفادہ کیا اوراکثران کتب کے مطالب اپنی تقاریر میں بیان فرماتے تھے۔

جب بھی کوئی ان سے بات کرتا آپ اس گفتگو کو علمی رنگ دینے کی کوشش کرتے ، یہان تک کہ روزمرہ کی گفتگو میں بھی حتی الامکان کوشش کرتے کہ آیات روایات ،

Presented by www.ziaraat.com

انبیاء ، ائمہ اور علماء کے واقعات وغیرہ کی آمیزش ہو تاکہ بات کرنے والا خالی ہاتھ نہ جائے۔

ایسی ہر علمی گفتگو میں سامنے والے کو غور و فکر، مطالعہ ، کتابوں کی طرف مراجعہ اپنے مطالعات کی خلاصہ نویسی اس کے مباحثہ اور حفظ کرنے کی تاکید کرتے تھے ، انہیں ایسی گفتگو میں مزہ آتا جو علمی اور نئے نکات پر مشتمل ہو۔

آپ یہ دیکھتے کہ بحث علمی ہو اب وہ چاہے شہید اول ، شہید ثانی ، شیخ طوسی وغیرہ کی ہو یا پھر ڈکارت ہیگل ، نیوٹن اور مارکس وغیرہ کی ۔ آپ نہ نظام سرمایہ داری کے موافق تھے اور نہ ہی شوشلزم کے طرفدار، بلکہ میانہ روی کو بہترین طریقہ مانتے تھے۔

جو لوگ پوسٹ ومقام، جاہ وجلال، اور مال ومنال کے حصول کی خاطر اسلام کو وسیلہ قرار دیتے تھے اور اسلام کے نام پر اپنے مادی مقاصد حاصل کرنا چاہتے تھے، شہید ایسے لوگوں

کے شدید مخالف تھے اور ایسے لوگ آپ کو ایک آنکھ بھی نہیں بھاتے تھے۔

آپ ایک فلسفی ، فقیہ اور اسلامی دانشور تھے اور بلند افکار اور وسیع دید کے مالک تھے ۔ آپنے آیۃ اللہ بروجردیؒ اور آیۃ اللہ خمینیؒ کی طرح دین اسلام اور مذہب تشیع کی حقیقت کو اپنے پورے وجود کے ساتھ لمس کیا تھا، آپ خدا، آخرت، حساب وکتاب اور قیامت پر حقیقی معنی میں ایمان رکھتے تھے اور اس سلسلہ میں پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ اطہار علیہم السلام کو اپنا نمونہ عمل قرار دیتے تھے اور ان کی سیرت پر چلتے تھے۔

استاد شہید مطہری مال ومنال اور جاہ ومقام کی قطعی فکر نہیں کرتے تھے اسی طرح کبھی نام ونمود اور شہرت کی پرواہ نہیں کرتے تھے بلکہ ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کی ترقی ، او بہبودی کے خواہاں رہتے تھے ،اور بہت سے دوسرے افراد جو مادی اور دنیوی مفادات کے چکر میں رہتے تھے آپ ایسے افراد

Presented by www.ziaraat.com

سے بہت دور تھے،اسلام اور شیعہ علماء کی ساکھ کی بقاء کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔

آپ حوزہ علمیہ اور روحانیت کے اندر ایک عظیم اور بنیادی تبدیلی کے لئے بہت کوشاں تھے اور در واقع یہی چیز آپ کے تمام امور اور افکار کا محور تھی. آپ اپنی تقریروں اور تحریروں میں اس بات کا خاص طور سے اظہار کرتے تھے کہ حوزہ میں ایک تبدیلی کی ضرورت ہے۔

آزادی شہید مطہری کی نظر میں

شہید مطہری آزادی بیان اور آزادی فکر کو ایک بلند مقام دیتے تھے آپ قائل تھے ہر انسان کو اپنے عقیدہ کو اظہار کرنے اور اس کو بیان کرنے کا پورا اختیار ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وہ عقیدہ خود اس کی فکر کا نتیجہ ہو یعنی وہ اپنی تحقیقات اور اپنے تفکرات کے نتیجہ میں اس نتیجہ تک پہونچا ہو، اور دوسری شرط یہ کہ اپنی رائے کے اظہار اور اپنے عقیدہ کو بیان کرنے میں منافقت کا سہارا نہ لے ،بہت سے ایسے عقائد جو اپنے آباء واجداد کی غلط فکروں کا نتیجہ ہوں یا پرانے اور غلط رسم ورواج سے متاثر ہو کر اپنائے گئے ہوں اور اس کے پیچھے کوئی عقلی دلیل نہ ہو ایسے عقائد کھلم کھلا بیان نہیں ہونے چاہئیں، اگر ایسے موقع پر کوئی آزادی بیان کا نعرہ لگا کر اس طرح کی باتوں کو رائج کرنا چاہے تو اس پر پابندی لگنی چاہئے ،اس لئے کہ آزادی بیان کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ جو انسان کے

Presented by www.ziaraat.com

منہ میں آئے کہہ ڈالے۔

آزادی بیان کی ایک حد ہوتی ہے اور کسی کو بھی اس حد سے تجاوز کرنے کا حق نہیں ہے، شہید مطہری کی نظر میں آزادی بیان کی حد منافقت تھی ،آپ قائل تھے کہ جو افراد اسلام اور اسلامی جمہوری کے قائل نہیں ہیں اگرچہ انہیں بھی اپنی رائے کے اظہار کا حق ہے لیکن شرط یہی ہے کہ اول تو وہ رائے ان کی فکر کا نتیجہ ہو نہ کہ اندھی تقلید کا اور دوسرے یہ نفاق کا سہارا نہ لیں، اگر کوئی اسلام یا رسول اکرمؐ پر اعتقاد نہیں رکھتا بلکہ کوئی دوسرا عقیدہ رکھتا ہے اور اس عقیدہ کو بیان کرنا چاہتا ہے تو اپنے عقائد کو اسلام کا نام لے کر نہ پیش کرے، اسلام کے پرچم تلے اور اسلام کی نقاب اوڑھ کر اسلام کے خلاف آواز بلند نہ کرے اگر کوئی اسلامی جمہوری کا مخالف ہے تو امام خمینیؒ کے نام پر اپنے افکار کی ترویج نہ کرے ،اپنے جلسات میں اپنے پروگراموں میں امام خمینیؒ کا فوٹو آگے آگے نہ

رکھے بلکہ جو کچھ کہنا ہے جو کرنا ہے اسے اپنے ہی نام سے اور اپنے عقیدے کے نام سے پیش کرے ،اسلام اور اسلامی جمہوریہ کا نام لے کر لوگوں کو دھوکا نہ دے ،وہ بھی اپنی بات پیش کریں ہم بھی اپنی بات پیش کریں،تاکہ لوگ آزادی اور شفافیت کے ساتھ دونوں عقیدوں میں سے اپنی مرضی کے مطابق کسی ایک کا انتخاب کر سکیں ۔

شہید مطہری کے اس نظریہ کی وجہ یہ تھی اس دوران بعض افراد اپنی ہوا وہوس کے مطابق کسی عقیدہ کو چنتے تھے پھر آیات اور روایات کا سہارا لیتے تھے اور اس کے مطالب کو اپنی مرضی کے مطابق تحریف کر کے اپنے عقیدہ کی تائید کے سلسلہ میں پیش کرتے تھے ،شہید ایسے افراد کا پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے ،جب تک وہ لوگ منافقت کا سہارا نہیں لیتے تھے ،شہید بھی بہت پوری فکری آزادی کا خیال رکھتے ہوئے اور صلح آمیز طریقہ سے پیش آتے تھے لیکن جیسے ہی سامنے والا نفاق

Presented by www.ziaraat.com

کاراستہ اختیار کرنا چاہتا تھا آپ اتنی شدت سے مقابلہ کرتے تھے کہ آپ کے ساتھیوں کے لئے بھی تعجب کا باعث ہوتا تھا خاص طور سے ان افراد کے لئے کہ جو آپ کو بہت بردبار اور سمجھوتے کی پالیسی اپنانے والا سمجھتے تھے اس سلسلہ میں ہم بطور مثال مجاہدین خلق پارٹی کے ساتھ آپ کے سخت رویہ کو پیش کرسکتے ہیں، کیونکہ آپ جان گئے تھے کہ اس پارٹی کا تعلق مارکسیزم سے ہے اور یہ لوگ قرآن اور نہج البلاغہ کو لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

اسی طرح ڈاکٹر شریعتی کو حسینۂ ارشاد میں لانے والے آپ ہی تھے اس سلسلہ میں آپ کہتے تھے کہ اگر میرا شریعتی سے نظریاتی اختلاف ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر شریعتی دین مبین اسلام کی تبلیغ کرنا چاہتے ہیں لہذا انہیں یہ موقع فراہم کرنا ضروری ہے یہ اور بات کہ آپ وقتاً فوقتاً ان کے غلط نظریات پر تنقید اور تبصرہ کرتے رہتے تھے۔

آپ کے اس رویہ کی وجہ شاید یہ تھی کہ آپ کو اپنے علم اور اپنے تجربات پر پورا اعتقاد تھا، لہذا آپ کے لئے اس میں کوئی پریشانی نہیں تھی کہ اپنے مخالفوں کو موقع دیں آپ مخالفوں کی کمزوریوں کو جانتے تھے اور سمجھتے تھے کہ کس شخص کے ساتھ کب، کس طرح سے پیش آنا چاہئے۔

Presented by www.ziaraat.com

مسائل سے نپٹنے کے سلسلہ میں شہید مطہری کا طریقہ کار

شہید مطہری عام طور سے مسائل کو حل کرنے کے لئے مثبت رویہ اختیار کرتے تھے ،معاشرہ کے ضروری مسائل کابہت وقت سے جائزہ لیتے اور حتی الامکان ان کے حل کرنے کی کوشش کرتے تھےآپ کی پوری کوشش ہوتی کہ کہیں سختی سے کام نہ لیناپڑے اورنرمی کے ساتھ مسائل حل ہوجائیں، لیکن جہاں سختی کی ضرورت ہوتی وہاں آپ پورے اعتماداورپوری قوت کے ساتھ میدان میں آجاتے اور کبھی یہ نہ سوچتے کہ کہیں اس سے لوگوں کے درمیان میری محبوبیت کم نہ جائے ،آپ کاہدف یہ تھاکہ برے کونہیں بلکہ خود برائی کومعاشرے سے اکھاڑ پھینکیں،اوراسلام اوراحکام اسلام معاشرہ میں رائج ہوں۔

لوگوں کے درمیان میری بدنامی ہوگی یانیک نامی اس کی آپ کوفکر نہیں تھی،یہی وجہ تھی کہ جب آپ مجاہدین خلق

پارٹی کے مقابلے پرآئے تولوگوں کے درمیان آپ کی محبوبیت کافی گھٹ گئی ،کیونکہ وہ لوگ جوانوں اوریونیورسٹی کے اسٹوڈنس کے درمیان نفوذرکھتے تھے جس کافائدہ اٹھاکرانھوں نے شہید کوخوب بدنام کیا،جبکہ وہ ایساموقع تھاکہ سیاسی اعتبارسے لوگوں کے درمیان مقبولیت کی کمی یازیادتی کافی اہمیت رکھتی تھی۔

آپ طرف مقابل کی عوام میں پکڑ دیکھتے تھے اور یہ دیکھتے کہ اسکی باتوں سے عام لوگوں کے بھکنے کا کتنا امکان ہے اگر لوگوں میں اسکی کوئی پکڑ نہیں ہوتی توآپ اسکی باتوں کے جواب میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتے تھے لیکن اگرکوئی علمی لحاظ چاہے کم ہی ہو لیکن لوگوں میں اس کانفوذ ہوتالوگوں کے بھکنے کے امکانات پائے جاتے توآپ پوری قوت سے اس کے مقابل میں ڈٹ جاتے اوراچھی بری فکرکولوگوں کے سامنے اجاگرکردیتے تاکہ لوگ خود حق وباطل کافیصلہ کرسکیں۔

Presented by www.ziaraat.com

البتہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان نا سمجھی اور نا تجربہ کاری کی بنیاد پر دشمن کی خود مدد کر بیٹھتا ہے مثلاً ایک منحرف شخص نے پچاس لوگوں کے مجمع میں کوئی بات کہی تو اس کی تاثیر انہیں پچاس لوگوں تک محدود رہے گی لیکن اگر اس کو اچھالنا شروع کر دیں کہ فلاں شخص تو ایسا ہے اور اس کی ایسی فکر ہے !اس نے فلاں بات کہی وغیرہ اور ان باتوں کو اخبار اور ریڈیو، ٹیلویژن تک پہونچا دیں تو اب اس شخص کی بات لاکھوں لوگوں تک پہونچ جائے گی،شہید مطہری ان تمام باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اقدام کرتے تھے ،اور صرف اتنی ہی حد تک اس شخص پر تنقید کرتے کہ بات بگڑنے نہ پائے۔

مسائل سے نپٹنے کے سلسلہ میں ہر گز غصہ یا اسٹرس سے کام نہ لیتے حالانکہ مخالفین کی کوشش یہی رہتی کہ کس طرح آپ کو غصہ دلا کر اپنی مرضی کے مطابق باتیں اگلوالیں لیکن آپ نہایت سنجیدگی بے حد متانت اور بہت سوچ سمجھ کر قدم

اٹھاتے تھے۔

یہاں تک کہ اپنے روزمرہ کے مسائل اور گھریلو معاملات میں بھی کسی نے آپ کو غصہ ہوتے ہوتے نہیں دیکھا کبھی اپنی بات کو ثابت کرنے کے لئے ہٹ دھرمی یا تندی سے کام نہ لیتے،ہمیشہ منطقی گفتگو کرتے اور دلیل کے ذریعہ اپنی بات ثابت کرتے کیونکہ کبھی اپنی ذات کے بارے میں نہیں سوچتے تھے بلکہ اسلام اور انقلاب اسلامی آپ کی فکر کا محور تھا اور جو کچھ اس سلسلہ میں انجام دیتے تھے خدا کی قربت کے لئے انجام دیتے تھے آپ کی اسی نرمی کی وجہ سے بعض لوگ آپ کو حتی ضد انقلاب کہنے لگے تھے کہ یہ تو یونیورسٹی میں درس دیتے ہیں لہذا حکومت سے ملے ہوئے ہیں ساواک سے ان کی سانٹھ گانٹھ ہے لیکن آپ بہت صبر و تحمل کے ساتھ ان تہمتوں کو برداشت کر لیتے اور کسی ردعمل کا اظہار نہ کرتے جب کے احباب آپ سے اس سلسلہ میں کہتے کہ آپ خاموش کیوں

Presented by www.ziaraat.com

ہیں توآپ جواب دیتے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ تمام باتیں واضح ہوجائیں گی اورلوگ سمجھ لیں گے کہ کون انقلابی ہے اورکون غیرانقلابی ،لوگ آیتہ اللہ طالقانی اورآقای منتظری سے آپ کاتقابل کرتے کہ یہ لوگ انقلاب کے لئے بہت کام کرتے ہیں اورمطہری اس سلسلہ میں کچھ نہیں کرتے توآپ اپنے احباب کویہ کہہ کرچپ کردیتے کہ آیتہ اللہ طالقانی اورآقای منتظری نے مجھ سے زیادہ زحمت اٹھائی ہے اورجیل بھی گئے ہیں لہذاحق یہی ہے کہ لوگ ان کومجھ سے زیادہ مانیں،آپ یہ چاہتے تھے کہ کام ہوناچاہئے نام چاہے کسی کاہو۔

شہید مطہری اورخودسازی

شہیدمطہری کی روزمرہ کی زندگی میں، خاموشی، ذکر خدا اور نماز شب آپ کی عادت بن چکی تھی، اکثر "افوض امری الی اللہ، ان اللہ بصیر بالعباد" کا ورد کرتے رہتے۔

جب حسینہ ارشادمیں آپ کی بے حرمتی ہوئی اوربہت سے لوگوں نے آپ پربے جاالزامات لگائے توآپ کوبہت زیادہ روحانی اذیت ہوئی اورآپ عرفان کی طرف اورزیادہ متوجہ ہوئے اس سلسلہ میں آپ نے اپنے استادمحترم آیتہ اللہ علامہ سیدمحمد حسین طباطبائی سے مشورہ کیاکہ کسی انسان کامل کاتعارف کرائیں تاکہ آپ ان کی شاگردی اختیارکرسکیں۔

علامہ طباطبائیؒ نے سیدمحمد حسین تہرانی کی طرف آپ کی رہنمائی فرمائی ،آیتہ اللہ تہرانی اگرچہ سن کے لحاظ سے بھی شہیدمطہری سے چھوٹے تھے اورعلمی اعتبارسے بھی کم لیکن صفات وکمالات کے عنوان سے انسان کامل کے صفات کے حامل

Presented by www.ziaraat.com

تھے،لہذااس دن کے بعد سے شہید مطہری نے آپ کی شاگردی اختیار کرلی اور بہت خلوص اور پورے اعتماد کے ساتھ آپ کی مریدی میں رہے۔

شہید مطہری کا طریقہ کار

امام خمینیؒ کی رہبری میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد شہید مطہریؒ کی عقیدتی اور سیاسی جنگ کھلے عام شروع ہوگئی اس سلسلہ میں آپ امام خمینیؒ کی ہدایتوں کا سہارا لیتے تھے ،اس لئے کہ آپ نے درحقیقت انہیں کے زیرسایہ تعلیم وتربیت حاصل کی تھی۔

آپ کی عقیدتی جنگ اس طرح تھی کہ آپ اسلامی مسائل کے بارے میں اپنے نئے نظریات اور نئی فکر پیش کرتے تھے جو سنتی فکر کے افراد کے نظریوں سے میل نہیں کھاتی تھی لہذاان میں بعض آپ کی مخالفت میں کھڑے ہوئے اورآپ پر مختلف طرح کے الزامات لگاکرآپ کو بدنام کرناشروع کردیا،ان اختلافات میں ان افراد نے بھی آپ کا ساتھ چھوڑدیا جوآپ کے افکار سے متفق تھے اورآپ سے دوستی اور ہمدردی کا دم بھرتے تھے کیونکہ مقابل میں ایسی شخصیتیں

Presented by www.ziaraat.com

تھیں جن کے سامنے آوازاٹھاناآسان نہیں تھا،ان لوگوں نے ان اختلافات کونظریاتی اختلاف کے بدلے عقیدتی اختلاف کانام دیدیا۔

یہ اختلاف اس وقت اورزیادہ شدت اختیارکرگیاجب حسینۂ ارشادکی تاسیس ہوئی اورشہید مطہری نے ڈاکٹرشریعتی کووہاں تقاریرکرنے کی دعوت دی ،ڈاکٹرشریعتی قدیم اورسنتی فکرکے مخالفت تھے اوراسلام کے اعتقادی،تاریخی اوردیگرمسائل میں جدیدنظریات پیش کرتے تھے حالانکہ شہید مطہری ڈاکٹرشریعتی کے تمام نظریات سے متفق نہیں تھے اورخودان کی مخالفت کرتے تھے لیکن چونکہ انہیں حسینۂ ارشادمیں لانے والے آپ خودتھے لہذاسنتی فکروالے افرادڈاکٹرشریعتی کے افکارکوآپ کے نظریات قراردیتے تھے ،یقیناشہید مطہری کی زندگی کایہ دورسب سے زیادہ بحرانی دورتھااس دورمیں آپ کوتین محاذپرمقابلہ کرناپڑرہاتھا۔

۱۔سیاسی محاذاورحکومت سے مقابلہ: شاہ کی ظالم وجابرحکومت آزادی کی فکررکھنے والے تمام افرادکی نگرانی کرتی تھی،حکومت کی ساواک نام کی جاسوسی ایجنسی کے پاس ایسے تمام افرادکی فائلیں موجودتھیں،ساواک ان تمام افرادکے فکری رجحانات کوجانتی تھے ان میں سے ہرایک کوایک خاص طریقہ سے انڈرپریشررکھتی تھی اورشیطان کی طرح ہروقت انکی تاک میں لگی رہتی تھی اوران کی تمام کاروائیوں پرنظررکھتی تھی اورجہاں خطرہ محسوس کرتی ان افراد کے سرگرمیوں پرپابندی عائدکردیتی ،شہید مطہری بھی انہیں افرادمیں سے ایک تھے اسی لئے انقلاب سے ایک سال پہلے آپ کی تقاریرپرپوری طرح پابندی لگادی گئی تھی اورصرف یہی نہیں بلکہ حسینۂ ارشاداوردیگرمساجدوامامبارگاہوں کہ جوآپ اورآپ کے ہم فکرافرادکے محاذکے طورپرجانی جاتی تھیں انھیں بندکردیاجاتاتھا۔

یونیورسٹی کے بعض اساتذہ کوعقیدتی اورعلمی اعتبارسے

Presented by www.ziaraat.com

شہید مطہری کے خلاف ورغلا کران کے مقابل میں لا کھڑا کیا۔ کئی سال تک یونیورسٹی میں آپ کو تدریس نہیں کرنے دی، یہاں تک کہ جب ۱۳۴۳ ش.ق. میں اساتذہ کی ترقی کی نوبت آئی توجوافراد آپ سے علمی لحاظ سے کم تھے ان کی ترقی کردی گئی اورآپ کو ترقی سے محروم رکھا گیا۔ اگرچہ آپ کے لئے اس کی کوئی اہمیت نہیں تھی لیکن اس طرح آپ کی توہین کرنے کی کوشش کی گئی البتہ بعد میں آپ نے اپنے علم کے بل بوتے پران تمام اساتذہ پر اپنی برتری ثابت کی اور حکومت کے اہل کاروں کو منہ کی کھانا پڑی۔

آپ کا حکومت کے خلاف مقابلہ کا طریقہ کار منفرد تھا آپ ظاہرا ایک پر سکون، سیاست سے دور اور تحقیق اور تالیف سے کام رکھنے والے آدمی تھے اور اپنی انقلابی سرگرمیوں کو غیر انقلابی یہاں تک کہ ان انقلابیوں سے بھی جو باریکیوں کو نہیں سمجھتے تھے پوشیدہ رکھتے، یہ ٹھیک ہے کہ آپ اپنے اکثر اوقات

کو لکھنے اور تحقیقی کاموں میں صرف کرتے تھے لیکن ایسا نہیں تھا کہ آپ مصلحت اندیش ہوں اور خطروں سے پرہیز کرتے ہوں جیسا کہ بعض افراد کا خیال تھا، یہ شیوہ آپ نے ائمہ معصومین سے سیکھا تھا جس طرح ائمہ کے زمانے کے افراطی انقلابی شیعہ ائمہ علیہم السلام کو کھلم کھلا حکومت سے مقابلہ نہ کرنے کی وجہ سے برا بھلا کہتے تھے اور ان کی شان میں گستاخی کرتے تھے اور ائمہ معصومین ان لوگوں کے باتوں سے متاثر ہوئے بغیر خالص اسلام کی ترویج میں مشغول تھے اسی طرح شہید مطہری معترضین کے اعتراضات سے بے پرواہ ہو کر انقلاب کی راہ میں اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ ان کا سیاسی طریقہ کار ایک منطقی اور ہدف مند طریقہ کار تھا وہ اپنی تقریروں اور تحریروں میں حملہ اور ہٹ دھرمی کا رویہ اختیار نہیں کرتے تھے اور انقلابی ہونے کا مظاہرہ نہیں کرتے تھے آپ کا نظریہ یہ تھا کہ مقابلہ صحیح

Presented by www.ziaraat.com

نقشہ کے مطابق اور پوری طرح سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے اسی صورت میں اس سے کوئی نتیجہ حاصل ہو سکتا ہے آپ کی نظر میں مقابلہ سے پہلے مقدمہ چینی کی ضرورت تھی اور وہ یہ کہ مقدمات صحیح اسلامی فکر کے مطابق ہونے چاہئیں اگر اعلانیہ مقابلہ اور جدل کی ضرورت ہو تو وہاں اعلانیہ جنگ کی جائے جیساکہ آپ نے کیا بھی اور اسی وجہ سے آپ کو کئی مرتبہ جیل بھی جانا پڑا ۱۵ خرداد کے حادثہ کے موقع پر آپ اور آپ کے ساتھی دو مہینہ تک جیل میں رہے اور اس کے بعد بھی مختلف موقعوں پر آپ نے قید کی مشقتوں کو برداشت کیا، لیکن آپ بے جا غصہ اور آپے سے باہر ہو جانے کے مخالف تھے اور جوش کے ساتھ ہوش سے کام لینے کے قائل تھے اور پلاننگ کے ساتھ آگے بڑھنے کے قائل تھے۔اور ہمیشہ اس طریقہ کار کی اپنی پوری قوت کے ساتھ حمایت کرتے تھے اسی وجہ سے آپ نے اپنے دوستوں خاص طور سے منتظری صاحب کی رہائی

کے لئے بہت کوششیں کیں اور جہاں بھی انہیں شہر بدر کیا جاتا فوراً وہاں پہونچتے ان سے تبادلۂ خیال کرتے یہی طریقہ کار آپ اپنے دوسرے روحانی دوستوں کے ساتھ بھی اپناتے۔

اس کے علاوہ کبھی کبھی ایسی انقلابی سرگرمیاں کرتے جن سے حکومت پہلوی غصہ میں پیچ وتاب کھا کر رہ جاتی مثلاً انقلاب کی کامیابی کے کچھ سال پہلے شہید مطہری، علامہ طباطبائی اور سید ابوالفضل زنجانی کے دستخط کے ساتھ پوسٹر شائع ہوا جس میں ملک بدر اور پریشان حال فلسطینیوں کے لئے مدد کی درخواست کی گئی تھی آپ مشہد اور قم کے مراجع تقلید سے مل مل کر ان کو موثر اقدام کرنے پر آمادہ کرتے تھے ہمیشہ امام خمینیؒ سے رابطہ رکھتے تھے اور آپ سے ملنے نجف اور پیرس جاتے رہتے اور بہت سے ایسے کام انجام دیتے جس سے انقلاب پر آپ کے اعتقادات کا پتہ چلتا ہے لیکن جیساکہ بیان کیا جا چکا ہے جوش

Presented by www.ziaraat.com

کے ساتھ ہوش نہیں کھوتے تھے اور بے ہودہ قسم کے کاموں سے پرہیز کرتے مثلا اسلامی انجمنوں کی کانفرس کہ جس کی بنیاد خود آپ ہی نے ڈالی تھی اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے جب اس میں بے ہودہ اور بغیر سوچے سمجھے طریقہ سے حکومت کے خلاف کاروائی ہونے لگی تو آپ نے اس میں شرکت کرنا بند کر دیا اگرچہ بہت سے لوگوں کے لئے یہ بات تعجب خیز تھی لیکن جب انہوں نے باریکی سے دیکھا تو شہید کے اس عمل کو بالکل صحیح اور بر محل پایا، کیونکہ آپ انقلاب کی مستحکم بنیاد رکھنے کی کوشش میں تھے تاکہ انقلاب کی اسلامیت محفوظ رہے۔

۲: روایتی اسلام کے طرفدار یعنی اسلام میں پرانے ریتی رواج اور غیر معقول باتوں کی طرفداری کرنے والوں کے خلاف محاذ، روایتی اسلام سے مراد یہ ہے کہ آباء واجداد کی قائم کردہ جاہلانہ رسم ورواج پر باقی رہا جائے اور ان رسومات کی

حفاظت کے لئے جی جان سے کوشش کی جائے یا اپنے آپ کو سیاسی حالات کے سپرد کر دیا جائے اور انتظار کیا جائے کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے، پھر اپنے آپ کو اسی رنگ میں رنگ لیا جائے بظاہر نماز وروزہ بھی ہو اور عزاداری امام حسین علیہ السلام بھی، لیکن نہ اس نماز وروزہ میں روح ہے اور نہ عزاداری میں جان کیونکہ نہ امام حسین علیہ السلام کی شناخت ہے اور نا ہی آپ کے مقصد سے واقفیت، بس چونکہ ہمارے آباء واجداد مجلسیں کرتے چلے آرہے ہیں لہذا ہم بھی کر رہے ہیں۔

یہ محاذ وہ تھا کہ جہاں مقابلہ کرنا سیاسی محاذ پر مقابلہ کرنے سے کہیں زیادہ سخت تھا، یہاں زیادہ صبر اور تحمل کی ضرورت تھی، شہید مطہری اس محاذ پر دیگر تمام افراد سے زیادہ صبر و تحمل کے ساتھ مقابلہ پر اترے اس لئے کہ یہ مقابلہ مذہبی تھا اور یہی انقلاب کی بنیاد رکھ رہا تھا آپ اس مقابلہ کو اپنے اصلاحی پروگراموں کا اصلی خط مانتے تھے کہ جس کا ایک نتیجہ

Presented by www.ziaraat.com

سیاسی اوراجتماعی اصلاح ہے لہذااس میدان میں تہمتوں اوالزام تراشیوں کی قطعاپرواہ نہیں کرتے تھے اوراسی عاقلانہ طریقہ کارکے مطابق مردانگی کے ساتھ ڈٹے رہتے تھے اس میدان میں حق کامقابلہ حق سے ہی مشابہ چیز کے ساتھ تھا آپ نے اس سلسلہ میں بہت مصیبتیں برداشت کیں اورآپ کوایسے ایسے افرادسے چوٹ پہونچی جوسالوں سے آپ کے احباب کے زمرے میں آتے تھے اورپاس اٹھنے بیٹھنے والے تھے ،انہوں نے آپ کے حق کوپامال کیااورجدیدنسل اسلامی کی پرورش میں آپ کے کردارکودھندلاکرنے کی کوشش کی، آپ اس کااصلی محرک حکومت شاہ اورعالمی دہشت گرداسرائیل حکومت کومانتے تھے کہ جن کے چندٹکوں میں خریدے ہوئے چندخودفروش ان کی فکروں کواسلامی سوسائٹی میں پھیلارہے تھے ،ایسے ہی لوگ تھے جوشہیدمطہری پرطرح طرح کے الزامات لگاتے تھے انہیں میں سے ایک الزام یہ تھاکہ مطہری تواہل سنت کی

طرف مائل ہوگئے ہیں،شہیدمطہری اس طرح کے الزامات کویہ سوچ کربرداشت کرلیتے کہ میری کیااوقات ہے جب میرے آقااورمولاحضرت علی علیہ السلام کوبھی الزامات سے معاف نہیں کیاگیا۔

کہیں خوارج اپنی بے عقلی اورکم مائگی کی بنیادپرآپ کوکافرکہہ رہے تھے توکہیں اہل شام معاویہ کے پروپیگنڈے کی بنیادپرآپ کی مسجد میں شہادت کی خبرکوباورکرنے کے لئے تیارنہیں تھے اورکہہ رہے تھے کہ علی علیہ السلام کومسجد سے کیاکام!!

۱۳۵۰ھ.ش. میں مشہدیونیورسٹی میں شیخ طوسی کی ہزارویں کانفرس منعقدکی گئی اورشہیدمطہری کواس میں تقریرکی دعوت دی گئے آپ نے بادل ناخواستہ اس میں شرکت کی اور"شیخ طائفہ کااجتہادمیں مقام "کے عنوان کے تحت تقریرکی جس کوبہت پسندکیاگیاجب آپ تہران واپس

Presented by www.ziaraat.com

آئے تو خبر ملی کہ مشہد میں یہ مشہور کر دیا گیا ہے کہ مطہری نے اپنی تقریر کے دوران اہل سنت کے خلفاء کی تعریف کی ہے آپ نے اپنے ایک شاگرد کو اپنی اس تقریر کے کیسٹ لے کر مشہد بھیجا تا کہ آپ کے ناقدین کو جواب دیا جا سکے۔

۳: اپنے ہی محاذ پر لڑنے والے کج فکر افراد سے مقابلہ

یقیناً کتنا سخت ہے کہ انسان مدمقابل کی محاذ پر موجود دشمنوں سے مقابلہ کیساتھ ساتھ خود اپنی ہی صف میں اختلافات اور جنگ وجدال سے دوچار ہو جائے اس سلسلہ میں شہید مطہری کا مقابلہ دو طرح کے افراد سے تھا، ایک وہ گروہ جو سلیقہ اور طریقہ کار کے لحاظ سے آپ کا مخالف تھا اور دوسرا وہ گروہ جو قرآن اور روایات سے ایسے ایسے نکات نکالتے جن کا حقیقت اسلام اور روح اسلام سے دور دور کا کوئی واسطہ نہیں تھا، اسی طرح یہ لوگ تاریخی، اجتماعی، سیاسی، اعتقادی اور اقتصادی مسائل میں، ایسے ایسے نظریات پیش کرتے کہ اگر وہ خلاف واقع بھی نہیں تھی

تو کم از کم مشہور اور رائج نظریات کے خلاف تو تھے ہی، اور بعض اوقات یہ لوگ اپنے ان نظریات پر اصرار بھی کرتے تھے ، شہید مطہری ان حالات سے کبھی کبھی اتنے پریشان ہو جاتے کہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کریں، اس لئے کہ آپ ایک جانے پہچانے روحانی تھے اور روحانیت کے احترام کو پوری طرح محفوظ رکھتے تھے ، اور چاہتے تھے ہمیشہ ایک روحانی کے عنوان سے ہی لوگوں کے درمیان زندگی بسر کریں ، آپ قم سے تہران ہجرت کرنے سے پہلے یہ چاہتے تھے کہ بازاری لوگوں سے کنارہ کش ہو کر اور یونیورسٹی اور مدرسہ کی حد تک محدود رہ کر تحقیقی امور میں مصروف رہیں، لیکن تہران میں مختصر قیام کے بعد جب لوگوں سے آپ کا رابطہ ہوا تو آپ سمجھے کہ عوام ایک ایسی طاقت ہے جس کی مدد سے بڑے سے بڑا کام انجام دیا جا سکتا ہے اور اس سے دور رہ کر کوئی بھی کام نہیں ہو سکتا، لہذا آپ روز بروز لوگوں سے مانوس ہونے کے ساتھ

Presented by www.ziaraat.com

پر امید ہوتے گئے ،کبھی کبھی آپ فرماتے تھے کہ اگر عوام کسی کام کو کرنے پر تل جائے تو معجزہ دکھا سکتی ہے۔

لہذا آپ کی کوشش یہی تھی کہ عوام منتشر نہ ہونے پائے اور لوگوں کا روحانیت پر اعتماد نہ اٹھنے پائے ،اور اس کیلئے ان کے جذبات کی قدر،ان کے احساسات کا احترام اور اس کے منطقی رسم ورواج کا پاس رکھنا ضروری تھا۔

آپ کے بعض جذباتی ساتھی ان باتوں کو نہیں سمجھتے تھے اور جذبات میں آکر اس طرح کے کام کر بیٹھتے جس سے عوام کے احساسات کو ٹھیس پہونچتی تھی ایسے موقع پر شہید مطہری کی ذمہ داری دگنی ہوجاتی تھی ایک تو یہ کہ اپنے ساتھیوں کو بھی اپنے سے دور نہیں کرسکتے تھے کیونکہ ظاہر ہے تنہا کوئی کام نہیں کیا جاسکتا اور دوسرے یہ کہ عوام کی خاطر آپ کو ان نظریات کی صفائی دینا پڑتی تھی۔

پیدائش سے پہلے شہید مطہری پر خدا کی عنایت

شہید مطہری کی والدہ محترمہ اپنے اس فرزند کے بارے میں فرماتی ہیں: ابھی مرتضیٰ کی ولادت میں دو مہینہ باقی تھے ایک شب میں سوئی ہوئی تھی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک نورانی محفل برپا ہے ،محلہ کی تمام عورتیں مسجد میں جمع ہیں اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل میں ایک قسم کی نورانیت پھیل گئی ہے میں نے دیکھا کہ ایک مقدس خاتون مکمل حجاب کیساتھ محفل میں تشریف لائی ان کے ساتھ دو اور عورتیں تھیں اس مقدش خاتون نے اپنے ساتھ آنے والی دونوں عورتوں سے کہا کہ اس محفل میں تمام خواتین کے اوپر گلاب چھڑکو،وہ دونوں گلاب چھڑکنے لگیں جب میری باری آئی تو اس مقدس خاتون نے کہا اس کے اوپر تین بار گلاب چھڑکو،یہ سن کر جہاں محفل میں موجود دیگر خواتین کو تعجب ہوا وہیں میں بھی حیرت واستعجاب میں ڈوب گئی ،میں نے سوچا کہ شاید میرے گناہ زیادہ ہیں اس لئے میرے لئے ایک بار گلاب پاشی کافی نہیں

Presented by www.ziaraat.com

ہے اس لئے اس خاتون نے تین بار چھڑکنے کا حکم دیا ہے، یہ سوچ کر میں بہت غمگیں اور پریشان ہوئی ،جب مجھ سے رہانہ گیا تو میں نے اس خاتون سے سوال کرہی لیا کہ آخر آپ کے اس رویہ کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے بہت خوش ہوکر جواب دیا کہ تمہارے شکم میں جو یہ بچہ ہے اس کی وجہ سے میں نے یہ حکم دیا ہے وہ ایک شاندار مستقبل کا مالک ہے اور آئندہ اسلام اور اسلامی معاشرے کی بہت خدمت کریگا، یہ سن کر میں بہت خوش ہوئی اور سجدہ خالق میں اپنی جبین نیاز کو جھکا دیا اور سجدہ شکر ادا کیا۔۔۔ تبھی میں خواب سے بیدار ہوگئی اور پھر سجدہ معبود میں سر جھکا دیا۔

آخر کار اس عظیم شخصیت نے ۱۲ جمادی الثانیہ ۱۳۳۸ھ. کو عالم وجود میں قدم رکھا اور ایک باایمان گھر کی نورانیت میں اور اضافہ کر دیا۔(مطہری مطہر اندیشہ ،ج ۱ ،ص ۱۸)

شہید مطہری اور والدین کا احترام

انسان کی ترقی اور کامیابی میں ایک بڑا مددگار اور مؤثر وسیلہ والدین کی دعا ہے۔بہت سے بزرگ علماء اپنی توفیقات کو والدین کی دعاؤں کا مرہوں منت مانتے ہیں مرحوم علامہ مجلسی جو کثرت تالیفات میں عالم اسلام میں اپنا نظیر نہیں رکھتے اپنی اس توفیق کو اپنے والد بزرگوار کی دعاؤں کا نتیجہ مانتے ہیں۔صاحب مراۃ الاحوال فرماتے ہیں: علامہ مجلسی سے جو معجزہ نما امور سرزد ہوئے ہیں بطور مسلم ان کے والد کی دعا کا نتیجہ ہیں۔

اسی لئے اولاد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے والدین کا احترام کرے انہیں اپنے سے ناراض نہ ہونے دیں خداوند عالم نے جو والدین کے احترام کی اتنی تاکید کی ہے شاید اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو کہ انسان اپنے والدین کا احترام کرے تاکہ ان کی دعائے خیر سے محروم نہ رہے۔

شہید مطہری اپنے والدین کا اتنا احترام کرتے تھے کہ

Presented by www.ziaraat.com

دوسرے لوگ حیرت میں پڑجاتے تھے آپ کے طالب علمی کے زمانہ کے تقریباستره خطوط موجودہیں جوآپ نے اپنے والد بزرگوارجوخودایک بڑے عالم اورخداترس انسان تھے کولکھے ہیں اورہرخط میں اپنے والدکو"روحی فداک"(میری جان آپ پرفداہوجائے)کہہ کرخطاب فرمایاہے۔

آیت اللہ خامنہ ای اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:شہیدمطہری کے والدبزرگوارایک ایسے عالم دین تھے جوزہداورتقوا میں ایک ممتازحیثیت رکھتے تھے ،شہیدمطہری اپنے والدمحترم کاحد سے زیادہ اوربے نظیراحترام کرتے تھے آپ کبھی اپنے والدکے سامنے مذاق نہیں کرسکتے تھے اورجب ان کی خدمت میں جاتے بہت مؤدبانہ اورمحترمانہ سے حاضرہوتے۔

آپ اپنی کتاب"داستان راستان"کے مقدمہ میں تحریرفرماتے ہیں"میں اس ناچیز کوشش کواپنے پدربزرگوارجناب

شیخ محمدحسین مطہری دامت برکاتہ کی خدمت میں ہدیہ کرتاہوں کہ پہلی بار جن کے ایمان،تقوااورسچائی نے مجھے سیدھے راستہ کی ہدایت کی۔

شہیدمطہری کے ایک فرزندجناب مجتبیٰ مطہری فرماتے ہیں:میں نے متعددمرتبہ اپنے والدمحترم کواپنے والدبزرگوارکے سامنے تواضع اورایک خاص احترام کامشاہدہ کیاہے۔جب ہم کبھی اپنے اجدادی وطن فریمان جاتے توآپ تاکیدفرماتے کہ پہلے والدمحترم کی خدمت میں حاضری دیناس کے بعدکوئی اورکام کرنا،اورجب آپ کے والدین کی خدمت میں پہونچتے توان کے ہاتھوں کوچومتے اورہم سے بھی کہتے کہ ان کے ہاتھوں کابوسہ دیں۔

مجتبیٰ مطہری فرماتے ہیں کہ اگرمیں کبھی اپنے والدین کی کسی بات سے ناراض ہوجاتاتوآپ مجھ سے فرماتے بیٹا!انسان کوکبھی اپنے ماں باپ کی بات سے ناراض نہیں ہوناچاہئے

Presented by www.ziaraat.com

،والدین ہمیشہ اپنی اولاد کی بھلائی چاہتے ہیں۔(سر گزشت ھای ویژہ از زندگی استاد مطہری،ج ۲،ص۱۵۱)

شہید مطہری جہاں خود اپنے والدین کا خیال رکھتے تھے وہیں اپنی زوجہ محترمہ اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تاکید کرتے تھے ،

شہید مطہری کی زوجہ محترمہ فرماتی ہیں:شہید کی والدہ اپنی ساری بہوؤں کے درمیان مجھے زیادہ چاہتی تھیں اس کی وجہ یہ تھی میں بھی آپ کا بہت احترام کرتی تھی اوران کی ضرورت کا خیال رکھتی تھی ،کیونکہ شہیداس سلسلہ میں بہت حساس تھے اوراس بات کا خاص خیال رکھتے تھے کہ ان کی ماں کی شان میں گستاخی اوران کی خدمت میں کمی نہ ہونے پائے ،ایک مرتبہ مجھے کسی بات پرآپ کی والدہ سے ایک چھوٹی سی شکایت ہوگئی ،آپ اتنا ناراض ہوئے کہ پورے ایک دن مجھ سے بات نہیں کی ،اس سے میں نے اپنی ماں کے سلسلہ میں آپ کے احترام کا اندازہ لگایا،اورپھر کبھی شکایت

کا موقع نہیں دیا۔

آپ اپنے والد بزرگوار کے بارے میں فرماتے ہیں:میرے والد محترم ہمیشہ صبح کی اذان سے دو گھنٹہ اورشب جمعہ تین گھنٹہ پہلے بیدار ہوجاتے ،روزانہ کم از کم ایک پارہ قرآن کی تلاوت فرماتے ،اوربہت سکون اوراطمینان کے ساتھ نمازشب پڑھتے ،اپنی آخری عمر میں کہ جب آپ کی عمرسوسال سے زیادہ ہوچکی تھی کبھی میں نے نہ دیکھا کہ آپ رات میں اطمینان کی نیندنہ سوئے ہوں،یہ اسی معنوی لذت کا نتیجہ تھاجوآپ رکھتے تھے کوئی شب ایسی نہیں گزرتی تھی کہ اپنے والدین اوردیگرذوی الحقوق کے لئے دعانہ کرتے ہوں۔(شیخ شہید ص۲۲)

دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں: کبھی کبھی میں اپنے اسرار وجودی اوراپنے کاموں کے بارے میں غور کرتا ہوں تو احساس کرتا ہوں کہ میری زندگی میں یہ برکتیں اور خدا کا خاص لطف، والدین کے احترام کی وجہ سے ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

استاد مطہری اپنی زوجہ محترمہ کی نظر میں

کسی انسان کی حقیقت سے سب سے زیادہ اس کے نزدیکی رشتہ داراوردوست واحباب واقف ہوتے ہیں اور یہ بھی مسلم ہے زوجہ سے زیادہ اور کوئی شوہر سے نزدیک اوراس کے اخلاق وکردار سے آگاہ نہیں ہوسکتالہذاشہید مطہری کے بارے میں دقیق جان کاری کے لئے ان کی زوجہ کی زبانی ان کی زندگی کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی جارہی ہے۔

شہید مطہری کی زوجہ فرماتی ہیں:استاد مطہری خودتوچلے گئے لیکن اپنے پیچھے معنویات چھوڑگئے،آپ بہت زیادہ دوراندیش اورذہین تھے جوچیزہم آئینہ میں نہیں دیکھ سکتے تھے آپ اسے پتھر میں دیکھ لیتے تھے ،آپ تعجب خیزتقویٰ کے مالک تھے میں نے ان کے ساتھ ۲۶ سال زندگی بسر کی ہے اس دوران کبھی چوبیس گھنٹہ کے اندرآدھاگھنٹہ سے زیادہ آپ کوبغیروضونہیں دیکھا۔ہمیشہ خودبھی باوضورہتے تھے اوردوسروں

کوبھی باوضورہنے کی تاکیدفرماتے تھے وقت کومنظم کرنے میں بہت ماہر تھے ،اپنے وقت کواس طرح منظم کرتے تھے کہ اپنے تمام کاموں کوپوری طرح سے انجام دے لیتے تھے گویاخدانے آپ کے وقت میں برکت دے رکھی تھی ،حادثات سے کبھی نہیں ڈرتے تھے اورتمام کاموں میں خداپرتوکل رکھتے تھے،جھوٹ اورغیبت سے شدت کے ساتھ پرہیزکرتے تھے صفائی کاخاص خیال رکھتے تھے ہمیشہ ایک جملہ کی تکرارکرتے رہتے تھے جوہمارے ذہن میں بھی بس گیاتھاوہ یہ کہ "ہرحال میں یہ خیال رکھوکہ خداکے بندے ہواورخداتمہارے تمام اعمال کاشاہداوردیکھنے والاہے ،اورتمہیں اسی کی طرف پلٹ کرجاناہے"۔

خواتین سے مربوط مسائل میں مجھ سے مشورہ کرتے تھے ،مثلااپنی کتابیں"مسألہ حجاب"اور"نظام حقوق زن دراسلام"چھپنے سے پہلے مجھ دکھائی تاکہ اس پرنظرثانی کروں

Presented by www.ziaraat.com

،بہت زیادہ مؤدب اور منکسر مزاج تھے میرے لئے مہربان شوہر اور بچوں کے لئے فداکار باپ تھے ،بعض اوقات بہت زیادہ کام اور فکری مشغولیت کی وجہ سے بہت تھکاوٹ اور سردرد کی شکایت کرتے تھے لیکن اس کے باوجود بہت اطمینان اور ہشاش بشاس چہرے کے ساتھ ہماری باتوں کو سنتے اور مناسب رہنمائی کرتے ،آپ حقیقت میں میری زندگی میں ایک حقیقی معلم کی حیثیت رکھتے تھے۔

ہمیشہ اطمینان اور انکسار کے ساتھ میرے ساتھ پیش آتے آپ نے گھر میں ایسا ماحول بنا رکھا تھا کہ بچے متقی اور پرہیزگار رہیں ،یہ انہیں کے اخلاق اور کردار کی تاثیر تھی کہ ہمارے بچے اپنے باپ کے کردار کے پیروکار اور حق کے راستے پر رواں دوان ہیں۔

شہید مطہری میرے ساتھ اتنے قریب اور اتنے مخلص تھے کہ میرے غم اور میری پریشانیوں کو کو برداشت نہیں کرپاتے

تھے مجھے یاد ہے کہ ایک بار میں اپنی ایک بیٹی کے پاس اصفہان گئی ہوئی تھی کچھ دن بعد اپنی ایک جاننے والی خاتون کے ساتھ واپس آئی ، صبح ہونے والی تھی جب میں گھر میں داخل ہوئی تو دیکھا کہ بچے سوئے ہوئے ہیں لیکن استاد مطہری جاگے ہوئے ہیں چائے تیار ہے اور پھل اور مٹھائی دسترخوان پر لگائے ہوئے میرے منتظر ہیں،میری سہیلی کو یہ سب دیکھ بہت تعجب ہوااور حیرت سے کہنے لگی "کیا بھی مولوی اتنے اچھے ہوتے ہیں"

دعا سلام کے بعد استاد مطہری بہت سنجیدگی کے ساتھ مجھ سے کہنے لگے آپ آئی ہیں اور یہ بچے ابھی تک سوئے ہوئے ہیں آپ کے استقبال کے لئے بھی حاضر نہیں ہوئے ،میں یہ سوچ کر فکرمند ہوں کہ کبھی آپ سفر سے واپس آئیں اور میں نہ ہوں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی آپ کے استقبال کے لئے نہ آئے ۔ایک بار ہم کربلا کے سفر سے واپس آئے تو ایک دو بچے

Presented by www.ziaraat.com

سو رہے تھے آپ بہت ناراض ہوئے اور غصہ میں ان سے کہا جب تمہاری والدہ کربلا سے آئیں تو ان کے استقبال کے لئے کیوں نہیں آئے ؟۔جب آپ جمعرات اور جمعہ کو قم جاتے تھے میں آپ کے لباس کو دھو کر مرتب کرتی ان کا کمرہ صاف کرتی اور آپ کا انتظار کرتی رہتی تھی۔

آپ کی محبت اور خلوص کے بارے میں جتنا کہا جائے کم ہے اکثر صبح کو آپ ہی چائے بناتے ،مجھے یاد نہیں کہ اپنی پوری زندگی میں کبھی آپ نے مجھ سے ایک گلاس پانی بھی مانگا ہو،عورتوں پر ظلم کو سن کر بہت غمگیں اور پریشان ہو جاتے تھے کہتے تھے عورتوں کا استحصال نہیں ہونا چاہئے ،

میرے اور شہید کے درمیان محترمانہ اور مخلصانہ روابط تھے ایک عجیب محبت اور خلوص ہمارے درمیان تھے اپنی گفتگو میں خدا کے مقرب بندوں اور اولیاء الہیٰ کا تذکرہ کرتے رہتے تھے سادہ لیکن پر معنی مثالوں اور حکایتوں کے ذریعہ مجھے تقویٰ

اور فضائل روحی کی طرف دعوت دیتے رہتے اگر میں کبھی دنیاوی مسائل کا تذکرہ کرتی اور مادی مشکلات کی شکایت کرتی تو مجھے یہ شعر پڑھ کر سناتے:

اگر لذت ترک لذت بدانی   ہرگز لذت نفس لذت نخوانی

"اگر لذتوں کو ترک کرنے کی لذت سے آشنا ہو جاؤ تو اس نفس کی لذتوں کو کبھی لذت نہیں کہو گی"

آپ مشکلوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ صابر تھے اور سخت سے سخت مسئلہ کو بھی آسانی کے ساتھ حل کر دیتے اکثر ایسا ہوتا کہ کوئی مشکل ہمارے سامنے پہاڑ کے برابر سخت ہوتی لیکن اس کے بارے میں آپ سے گفتگو کرتے تو مسکرا کر فرماتے ،کوئی بات نہیں جلدی ہی یہ مشکل حل ہو جائے گی۔

آپ کے قول اور فعل میں اختلاف نہیں پایا جاتا تھا،بچوں کو اور ان کی تربیت کو دیکھ کر ان سے باتیں کر کے بہت خوش رہتے ،آپ کی بہت زیادہ مصروفیات اور مطالعہ کی کثرت کی

Presented by www.ziaraat.com

وجہ سے آپ کوازدواجی مسائل کی طرف توجہ کرنے کی فرصت نہیں ملتی تھی لیکن ان تمام مصروفیات کے باوجودگھروالوں کی فکری اصلاح کے سلسلہ میں کوئی کمی نہیں آنے دیتے تھے۔

شہید مطہری اورکام میں خلوص

خلوص ایک ایسااکسیر ہے جس کے ذریعہ عبادت خداکی بارگاہ میں پیش ہونے کے لائق بن جاتی ہے ،خلوص کے بغیرایساہی ہے جیسے ریت کا گھرونده بنادیاجائے اورایک عاقل انسان ریت کے گھروندے کوزندگی گذارنے کے قابل نہیں سمجھتابلکہ اس کی حقیقت بچوں کے کھلونے سے زیادہ کچھ نہیں ہے بالکل اسی طرح عقلمندعبادت گذاربندے خلو ص کے بغیرعبادت اورپاک نیت کے بغیرخداسے رازونیاز نہیں کرتے۔

اورجب انسان مخلص ہوتاہے توخداقرآن مجیدمیں اس کی یوں تعریف کرتاہے "واذکرفی الکتاب موسیٰ انہ کان مخلصاوکان رسولانبیا"(مریم/۵۱)

اے پیغمبرؐاس کتاب (قرآن)میں موسیٰ کاتذکرہ کرو!اس لئے کہ وہ ایک مخلص بندے،رسول اورنبی تھے،شہید مطہری اولیاء اورانبیاء کی سیرت کے مطابق خلوص کوہاتھ سے نہیں

Presented by www.ziaraat.com

جانے دیتے تھے،آپ کہتے تھے : کام کو اپنے لئے کرنا نفس پرستی ،دوسرے انسانوں کے لئے کرنا بت پرستی ،اپنے اوردوسرے سب کے لئے کرنا شرک اور صرف اور صرف خداکے لئے کام انجام دینا توحید اور خداپرستی ہے۔

انقلاب کے بعد بھی بڑی بڑی ذمہ داریاں شہید مطہری کے سپرد کی گئیں آپ کی ہمیشہ یہی کوشش رہتی تھی ان کا نام نہ آنے پائے،آپ کہتے تھے کہ کام ہونا چاہئے نام چاہے کسی کا بھی ہو،حسینیہ ارشاد میں ڈاکٹر شریعتی کے آجانے سے جوانوں کے درمیان آپ کی شہرت پر کافی اثر پڑا تھا لیکن آپ اس کی فکر نہیں کرتے تھے بلکہ آپ کا پورا ہم و غم یہی تھا کہ اسلامی افکار لوگوں تک منتقل ہونی چاہئیں چاہے کسی کے بھی ذریعہ ہوں۔

شہید مطہری کا نماز سے عشق

شہید مطہری نماز کے سلسلہ میں بہت سنجیدہ تھے جس طرح ائمہ معصومین نماز کے وقت کسی دوسرے کام کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے اسی طرح شہید مطہری نماز کو ہمیشہ اول وقت اداکرتے تھے ،اوردوسروں کو بھی اس بات کی تاکید کرتے تھے ،چاہے کتنا بھی ضروری کام ہو اگر نماز کا وقت ہو گیا تو اسے فوراترک کردیتے تھے۔

نماز کو پورے خضوع وخشوع اوراس کے تمام آداب کے ساتھ بجالاتے تھے آپ گھر کے لباس میں نماز نہیں پڑھتے خاص طور سے صبح کی نماز عام لوگ سونے کے لباس ہی میں پڑھ لیتے ہیں،لیکن استاد مطہری عبا قبا پہن کر اور عمامہ لگا کر نماز پڑھتے تھے ،تاکہ پوری آمادگی اوراہتمام کے ساتھ نماز ادا کی جاسکے اوریہ محسوس نہ ہونے پائے کہ نماز ایسے ہی ایک معمولی کام ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

استاد مطہری واجب نمازوں کے علاوہ نوافل کا خاص خیال رکھتے تھے،خاص طور سے نماز شب کا اور نماز شب آہ وزاری گریہ اور مناجات کے ساتھ ادا کرتے تھے ،نماز شب کے وقت اپنے دوستوں کو یہ کہہ کر جگاتے تھے "سوئیں نہیں اس سے شیطان خوش ہوتا ہے "آیت اللہ خامنہ ای مدظلہ فرماتے ہیں: یہ شخص آدھی رات کو آہ وزاری کے ساتھ نماز شب پڑھتا تھا اور اس طرح گریہ کرتا تھا کہ اس کی آواز سے لوگ نیند سے بیدار ہو جاتے تھے۔

آپ کے ایک دوست نقل کرتے ہیں آپ نماز شب، ذکر خدا میں شب بیداری اور خدا سے راز و نیاز کے بہت پابند تھے شروع ہی سے مجھے نماز شب کی تاکید کرتے رہتے تھے کہتے تھے نماز شب سے انسان میں معنویت پیدا ہوتی ہے اور روح کو تازگی ملتی ہے میں یہ بہانہ بنا دیتا تھا کہ مدرسہ کے حوض کا پانی گندہ اور کھارا ہے اس سے میری آنکھوں کو نقصان ہوتا ہے ایک

رات میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی مجھے بیدار کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے میں عثمان بن حنیف مولائے کائنات کا نمائندہ ہوں ،مولا نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اٹھو اور نماز شب پڑھو،اور یہ خط تمہارے لئے دیا ہے میں نے اس خط کو کھولا تو اس میں لکھا ہوا تھا"ھذہ براءۃ من النار"(یہ جہنم سے نجات کا پروانہ ہے)اچانک میری آنکھ کھل گئی تو میں نے دیکھا کہ شہید مطہری مجھے جگا رہے ہیں،ان کے ہاتھ میں ایک پانی کا لوٹا ہے آپ مجھ سے کہہ رہے ہیں اٹھو اور آج تمہارا بہانہ نہیں چلے گا اس لئے کہ یہ پانی میں نہر سے بھر کر لایا ہوں (مدرسہ فیضیہ ایک نہر کے کنارے واقع ہے اب وہ ندی خشک ہو چکی ہے)

شادی کے بعد بھی آپ کے اس راز و نیاز اور نماز شب میں کمی واقع نہیں ہوتی آپ نے نماز شب کے لئے ایک کمرہ مخصوص کر رکھا تھا آپ کی زوجۂ محترمہ فرماتی ہیں کہ ہم اکثر اس کمرہ سے آپ کے گریہ کی آواز سنا کرتے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

قوی ارادہ

دینی اقدار کی بقامیں ثابت قدمی خداکے خاص بندوں کے عزم محکم اور قوی ارادہ کی دلیل ہے ،شہید مطہری کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ قرآن اوراسلام کی حمایت میں پوری قوت کے ساتھ میدان میں آجاتے تھے،آپ کواسلام کے بارے میں کسی بھی طرح کاانحراف برداشت نہیں تھا،ملحدانہ اور منافقانہ فکر کے مقابل میں اپنے پورے وجودکے ساتھ ڈٹ جاتے تھے ایک باراپنے دوستوں سے فرمایا:میں ان منافقوں سے مقابلہ کرونگا،ممکن ہے کہ یہ لوگ مجھے قتل کردیں لیکن مجھے جوکہناہے وہ کہتارہون گااس لئے کہ میں جانتاہوں کہ یہ لوگ اسلام کے لئے خطرناک ہیں ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم پمفلٹ نکالتے رہیں اوران لوگوں کے بارے میں دینی نظریہ لوگوں کے سامنے واضح کرتے رہیں۔

استاد مطہری دوغلے قسم کے حریت پسندافراد کی ان موذی

حرکتوں کے سامنے پوری قوت اور مضبوطی کے ساتھ ڈٹ گئے جوانقلاب اسلامی کی کامیابی کے اوائل ہی میں اس انقلاب کی اسلامی صورت کو مسخ کرنے کی غرض سے انجام دی جارہی تھیں،اس سلسلہ میں آپ کومخالفتوں کابھی سامناکرناپڑااوراذیتوں کابھی لیکن آپ کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔

فکری مستقل مزاجی

استاد مطہری کی ایک خصوصیت تھی کہ آپ فکری اعتبارسے مستقل مزاج اورحق پسند تھے،ہمیشہ حقیقت کودیگر عوامل پرترجیح دیتے تھے دوسروں کی بات کومنصفانہ اورنقادانہ نظرسے دیکھتے تھے اسی فکری مستقل مزاجی کی وجہ سے اپنے استادوں کی گفتگوپر بھی تبصرہ کرتے تھے لیکن استادکے احترام اوران کی عظمت کاخاص رکھتے تھے ایسانہیں تھاکہ استادکہ توہین یاحقارت مقصودہوتی آپکی نظرمیں علمی مباحث اپنی جگہ تھے ،لیکن استادکی عظمت اوران کااحترام اپنی جگہ۔

Presented by www.ziaraat.com

آپ ملاصدرا کے فلسفی نظریوں کے اگرچہ حامی تھے لیکن جہاں ان کی بات حقیقت سے ٹکراتی ہوئی نظر آئی وہاں تبصرہ کرنے سے باز نہ آئے،اسی طرح اپنے عظیم الشان استاداور اپنے زمانے کے جانے مانے اور بے نظیر فلسفی حضرت آیت اللہ علامہ محمد حسین طباطبائی کہ جن کے نظریات ہی کے گرد شہد مطہری کے فلسفیانہ نظریات گردش کرتے ہیں اورآپ کی فلسفیانہ فکرانہیں کے نظریات کی مرہون منت ہے ،پھر بھی آپ نے علامہ کے نظریات کی موشگافی کرتے ہوئے قلم اٹھایاہے اورآپ کے نظریہ "اخلاق کی جاودانی"پر تبصرہ فرمایاہے۔

ارسطو کے بارے میں نقل ہواہے کہ وہ افلاطون کے بارے میں کہتے تھے میں افلاطون سے بہت محبت کرتاہوں لیکن حقیقت سے افلاطون سے زیادہ محبت کرتاہوں یعنی اگرافلاطون کہیں خطاکرجائے اور غلطی سے کوئی بات کہہ جائے تومیں اس کی محبت میں حقیقت کادامن نہیں چھوڑوں

گااور حقیقت کواس کی محبت پر قربان نہیں کروں گا یہی بات شہید مطہری کی کتابوں میں کثرت سے پائی جاتی ہے لیکن اتنے احترام اوراتنی خوبصورتی سے کہ پڑھنے والااندازہ بھی نہیں لگاپاتاکہ شہید نے یہاں استاد کی بات کو قبول نہ کرتے ہوئے اپنا نظریہ بیان کیاہے۔

Presented by www.ziaraat.com

شہید مطہری کی دوراندیشی

شہید مطہری ایک دوراندیش اور مستقبل پر نظر رکھنے والے مفکر تھے کوئی بھی کام بغیر سوچ سمجھے انجام نہیں دیتے تھے ،ہمیشہ اس بات پر نظر رکھتے تھے کہ کس کام میں کس وقت کس سے اور کس طرح کام لیا جائے ،کس گروہ سے کام لیناچاہئے اور کس گروہ سے نہیں لیناچاہئے ،اسی وجہ سے آپ کی ایک صفت یہ تھی کہ آپ مستقبل کے حادثات کے بارے میں مطمئن رہتے تھے ،آپ ایرانی انقلاب کے سلسلہ میں بھی ہر کسی سے مدد لینے کے قائل نہیں تھے آپ کہتے تھے ہمارا مقصد شاہ کو ایران سے بھگانا نہیں ہے کہ بلکہ اسلام کو رائج کرنا ہے ،لہذا ایسے لوگوں کو اپنے سے دور کرنا چاہئے جو بظاہر تو ہمارے موافق ہوں لیکن درحقیقت اسلام کے سلسلہ میں مخلص نہ ہوں،اس لئے کہ اس طرح اسلامی انقلاب کے بعد بھی اسلامی قوانین کا اجرا نہیں ہو پائے گا اور بے دین لوگ

یہ نعرہ لگاتے پھریںگے ہم نے انقلاب برپا کیا ہے،اس بارے میں آیت اللہ مہدوی کنی فرماتے ہیں:استاد مطہری دس سال کی بات کو ہم سے پہلے سمجھ لیتے تھے۔

امام خمینیؒ کے بعد جس نے سب سے پہلے منافقوں اور مارکسیسٹوں کی جماعت کی حقیقت کو جانا وہ شہید مطہری ہی کی ذات تھی آپ اسلامی معارف نئے مکاتب فکر اور مختلف گروہوں کی کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرتے تھے ،اسی وجہ سے آپ نے سب سے زیادہ ان لوگوں پہچانا،کیونکہ آپ نے ان لوگوں کی کتابوں کا بھی مطالعہ کیا تھا اور ان کے مقاصد سے واقف تھے ، ۱۳۵۴ ش.میں استاد مطہر ی نے منافقوں کی جماعت کے بارے میں فرمایا:اس گروہ کے لیڈر شاہ سے بھی بدتر ہیں اور اسی وقت آپ نے یہ بھی بتادیا تھا کہ لوگ مارکسیسٹ ہیں اور اسلام کو اپنے مقاصد تک پہونچنے کے لئے ایک ذریعہ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

اسی طرح آپ نے اسلامی انقلاب کی کامیابی کے کئی سال پہلے ہی بنی صدر کی ذہنیت اورا س کے اہداف کو سمجھ لیاتھاجب وہ یورپ میں تھاآپ فرماتے تھے میں آئندہ کے بارے میں اس شخص سے ڈرتاہوں ،یہ شخص مستقبل میں لوگوں کے درمیان اختلاف پیدکروائے گا۔

آپ کی دوراندیشی ذہانت اور مستقبل پر نظرکی ایک مثال یہ بھی ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے دوستوں کومہدی ہاشمی سے خبرداررہنے کی تلقین کرتے رہتے تھے اور یہ کہتے تھے یہی شخص "مرحوم شمس آبادی"کا قاتل ہے کئی سال بعداس کی حقیقت کھل کرسامنے آئی اوروہ پکڑاگیا،اس کاجرم ثابت ہوگیااوراسے پھانسی پرچڑھایاگیا۔

خلاصہ یہ کہ آپ دوسروں سے جلدی خطروں کوبھانپ لیتے تھے جس کے نتیجہ میں پہلے ہی سے ان سے مقابلہ کرنے کی پلاننگ بنالیتے تھے۔

انتھک کوشش

حوزہ علمیہ اوراسلام کی بالیدگی کے سلسلے میں شہید مطہری کی انتھک کوشش زبان زدخاص وعام تھی فقہ ،اصول ،فلسفہ ودیگرعلوم کے حصول میں اپنی آخری حدتک محنت کرتے تھے ،شہیدقدوسی فرماتے ہیں:مدرسہ فیضیہ میں شہیدمطہری کی پڑھائی میں محنت ہم سب کوتعجب میں ڈال دیتی تھی ،جب آپ نے اصول وفقہ کی تعلیم حاصل کی تھی توآپ کہتے تھے کہ اس علم میں کوئی کتاب ایسی نہیں ہے جومیں نے نہ پڑھی ہو،اس وقت علم میرے ہاتھوں میں موم کی طرح نرم ہوچکاہے میں اس میں جس طرح بھی چاہوں تجزیہ وتحلیل کرسکتاہوں۔(مطہری مطہراندیشہ ہا،ج۱،ص ۱۳۸)

تہران کی تیس سالہ زندگی میں آپ نے تعلیم وتعلم ،تحقیق،تالیف اوردرس وتدریس کے علاوہ کچھ نہیں کیاخوداپنے بقول انہوں نے اپنے آپ کوپڑھائی لکھائی میں قیدکردیاتھا کبھی

Presented by www.ziaraat.com

ایک ایک ہفتہ گھر سے باہر نہیں آتے تھے اگر گھر کے ضروری کام نہ ہوتے اور لوگوں سے ملاقات کا سلسلہ نہ ہوتا تو بغیر کسی وقفہ کے مطالعہ اور تحقیق میں لگے رہتے ، کبھی کبھی تھکاوٹ کی وجہ سے کان سننا بند کر دیتے اور پیر بدن کا بوجھ اٹھانے کی تاب کھو بیٹھتے کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ کس حد تک مطالعہ کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: موت کی حد تک۔

شہید ڈاکٹر مفتح فرماتے ہیں کہ جب شاہ کی حکومت سے جنگ اپنے اوج پر تھی تو اس دوران شہید مطہری نے مجھ سے فرمایا: خدا کی قسم اگر امام خمینیؒ فتحیاب ہو جائیں اور انقلاب کامیاب ہو جائے تو مجھے کسی پوسٹ یا مقام کی ضرورت نہیں ہے ، مجھے اپنی یہی درس و تدریس کی زندگی پسند ہے میرے لئے لائبریری سب سے بڑی دولت ہے میں یہی چاہتا ہوں کہ کتابیں لکھتا رہوں اور اسلام کا دفاع کرتا رہوں ، لہذا مجھے اس انقلاب سے کوئی ذاتی اور مادی غرض نہیں ہے۔

آپ نے اپنے والد بزرگوار کو ایک خط میں تحریر کرتے ہیں: میں خدا کا شکر گزار ہوں کہ زندگی میں کسی کا محتاج نہیں ہوں بقدر کافی روٹی روزی کا انتظام ہے اپنی اور اپنے بچوں کی سلامتی اور صحت کے لئے بھی وسائل ہیں، ظاہرا کسی کا حق بھی میری گردن پر نہیں ہے، اپنی زحمت کی روٹی کھاتا ہوں خدا کا شکر کہ میری آبرو اور حترام محفوظ ہے۔(شیخ شہید، ص ۲۲)

آپ کا یہ خط آپ کی جفاکش اور پرکار زندگی کی عکاسی کرتا ہے۔

شہید مطہری اور آزادی فکر

استاد مطہری اپنی زندگی کے مختلف مراحل اور مختلف میدانوں میں کامیابی سے ہمکنار رہے اور اس کامیابی کی ایک بڑی وجہ آپ کی آزادی فکر ہے آپ کی اسی صفت اور جذبہ نے آپ کو حقیقی معنی میں محقق بنا دیا، یہ آپ کا جذبہ تحقیق و جستجو ہی تھا کہ آپ کے علمی کارنامے دوسروں کے نظریات کی

Presented by www.ziaraat.com

تقلید کے مرہون منت نہیں تھے بلکہ خودآپ کے تحقیقی نظریات پر مشتمل تھے جن سے آپ کی خلاقت جھلکتی تھی ۔اور چونکہ آپ آزاد فکر تھے اس لئے کسی دوسرے کی افکار کی تکرار سے پرہیز کرتے تھے لہذا نئے اور ابتکاری نظریات پیش کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کے آثار آج تک تازہ ہیں۔

آپ ایک مفکر تھے اسی وجہ سے اپنے نظریات کو دوسروں کی تنقید اور تبصرہ کے لئے پیش کرتے تھے ،تاکہ بحث اور گفتگو ہو غلطیاں دور ہوں اور حقیقت اپنے شفاف چہرے کے ساتھ واضح ہو کر سامنے آجائے ،ہر میدان میں آپ کے نظریات تبصرہ اور تنقید کی کسوٹی پر پرکھے ہوئے ہیں چاہے وہ فلسفی نظریات ہوں جیسے:اصول فلسفہ اور شرح منظومہ،چاہے فقہی ہوں جیسے سود اور بیمہ کے بارے میں اور چاہے اجتماعی موضوع کے متعلق ہوں جیسے عورتوں کے حقوق کا نظام۔

استاد مطہری اسلامی معارف کے بارے میں پیش کئے

جانے والے شکوک اور شبہات سے گھبراتے نہیں تھے بلکہ ان کا استقبال کرتے تھے اور انکو اسلام کی بالیدگی اور سرافرازی کا ذریعہ سمجھتے تھے ،آپ نے بارہا اس بات کی تاکید کی ہے کہ :میں معاشرے میں شکوک پیدا کرنے والے افراد سے کبھی بھی نہیں ڈرتا بلکہ خوش ہوتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ایسے افراد کا وجود اسلام کے چہرے کو اور زیادہ واضح اور روشن کرنے کا سبب ہے وہ شکوک ایجاد کرنے والے وہ افراد کہ جو دین کے خلاف تقریریں کرتے ہیں اور مقالے لکھتے ہیں انکا وجود بس اس وقت خطرناک ہے کہ جب دین میں صاحبان علم کا فقدان ہوں یا وہ بے روح ہوگئے ہوں اور جواب دینے سے عاجز ہوں لیکن اگر علماء کے اندر اتنی صلاحیت ہوں کہ شبہات کا جواب قاعدہ سے دے سکیں تو اس سے اسلام کا بول بالا ہوتا ہے۔

آپ کی ایک بارز صفت یہ تھی کہ دین اسلام اور عقائد اسلامی کے شدید حامی ہونے کے باوجود اسلام اور قرآن

Presented by www.ziaraat.com

مخالفت کرنے والے افراد کے مقابل میں شرح صدر سے کام لیتے تھے اوران کو کافراور شرک گردانے کے بجائے ان کے اعتراضات کا خندہ پیشانی کے ساتھ علمی اور منطقی جواب دیتے تھے۔

انقلاب اسلامی کی کامیابی کے بعد آپ ہمیشہ یہ تاکید کرتے تھے کہ اب زمانہ آگیاہے علماء اسلام علم اور منطق کے اسلحہ سے لیس ہوکر میدان افکار میں اترپڑیں،انقلاب کے بعد آزادی فکرکادور آئے گا،مختلف قسم کی متضادفکریں عرصہ وجودمیں قدم رکھیں گی ،ایسے موقع پر تلوارکام نہیں آئے گی کہ بلکہ درس وکتاب کے میدان میں قلم کی شمشیرفتح وشکست کوطے کرے گی۔

لہذااستادمطہری متضاد افکار کے مقابلہ کا صحیح راستہ ان پر پابندی عائد کرنا نہیں سمجھتے تھے، بلکہ چاہتے تھے کہ علماء اپنے آپ کو گزشتہ کے مقابلہ میں دسیوں گنا زیادہ علمی اعتبار سے

مسلح کرکے اسلام کے دفاع کے لئے ہمہ وقت حاضر رہیں فکری تصادم کے اوج کے زمانے میں انقلابی اور جوشیلے جوانوں سے آپ تبادلہ نظرکیاکرتے تھے، اور کہتے تھے میں جوانوں اور اسلام کے طرفداروں کو خبردار کرتا ہوں کہ یہ خیال مت کرنا کہ اسلامی عقائد کے تحفظ کا طریقہ یہ کہ دوسرے عقیدوں پرپابندی لگادی جائے ،اسلام کے تحفظ کافقط ایک ہی طریقہ ہے اوروہ ہے علم ،یعنی دوسرے نظریات کوبھی پوری آزادی دولیکن بہترین طریقے سے ان کامقابلہ کرو۔(پیرامون انقلاب اسلامی،ص۱۹)

استادمطہری اجتماعی آزادی کوانسان کاپیدائشی حق مانتے تھے اورکہتے تھے کہ انسان کویہ حق خدانے دیاہے اوردین بھی اس سے اس کے اس حق کونہیں چھین سکتاجب کہ مغربی طرزفکر رکھنے والے سوچتے تھے کہ اگرخداکومان لیاجائے توگھٹ گھٹ کرزندگی بسرکرناہوگی اوراگراجتماعی زندگی چاہئے

Presented by www.ziaraat.com

توخدا کا انکار کرنا ہوگا،لہذا انہوں نے خدا پرستی پر اجتماعی آزادی کو ترجیح دی۔

لیکن اگر دین اسلام کا باقاعدہ مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ جتنی آزادی اور آسانی دین اسلام میں ہے کسی اور دین میں نہیں ،خدا پرستی اور اجتماعی آزادی میں کوئی تضاد نہیں پایا جاتا دینی مفاہیم ہمیشہ آزادی کے ترجمان رہے ہیں لیکن مغرب میں اس کو الٹا کر کے پیش کیا گیا تاکہ نہ صرف دین اسلام بلکہ آہستہ آہستہ ہر دین سے جدا ہو کر مادہ پرست ہو جائیں۔

فراست اور ذہانت

استاد شہید مطہری کی کامیابی کا ایک اہم سبب یہ تھا کہ آپ مشکلات کے سامنے گھبرانے کے بجائے ذہانت سے کام لیتے تھے آپ اپنی فراست کے وجہ سے بے دینوں اور مارکسیسٹوں کی طرف سے پیش کی جانے والی مشکلات کو پہلے ہی سے سمجھ جاتے تھے اور بروقت ان کا حل تلاش کر لیتے تھے ،آپ کیمونسٹوں اور مارکسیسٹوں کی کتابوں کا دقت کے ساتھ مطالعہ کرتے تھے آپ جانتے تھے کہ یہ لوگ شروع میں تو اسلام کے نام پر لوگوں کو جمع کرتے ہیں لوگوں کے پسندیدہ نعرے لگاتے ہیں اور جب اقتدار حاصل کر لیتے ہیں تو کھلم کھلا اسلام کے خلاف میدان میں اتر پڑتے ہیں،آپ نے یونیورسٹی کے شعبہ دینیات میں اپنی تقریر میں فرمایا:دو تین دن پہلے کچھ مارکسیسٹ جوانوں کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا وہ کہہ رہے تھے حضور! اگر یہ نعرہ "اتحاد،مقابلہ،آزادی" لگایا جائے تو آپ کی

Presented by www.ziaraat.com

نظر میں کیا برائی ہے؟میں نے کہا کوئی برئی نہیں ہے انہوں یہ کہا تو پھر اگر یہی نعرہ ہم دونوں کا مشترک طور پر ہونا چاہئے ،میں نے پوچھا:جب تم یہ کہتے ہو کہ" مقابلہ "تو کیا یہ بھی واضح کرتے ہو کہ کس سے مقابلہ ،تمہارا مطلب یہی ہوتا کہ حکومت سے مقابلہ اوراس سے بڑھ کر مذہب سے مقابلہ ،کیا ایسا نہیں ہے کہ تم لوگ اپنی بات کو میٹھے میٹھے ڈھکے چھپے الفاظ میں لپیٹ کر پیش کرتے ہو تاکہ دیندار لوگوں کو دھوکا دیکر اپنے پرچم تلے اکٹھا کرسکو،میں یہ شعار دے سکتا ہوں لیکن میرا جو بھی مقصد ہوگا میں اسے پہلے ہی سے صاف صاف بیان کردونگا۔(پیرامون انقلاب اسلامی، ص۱۲)

استادمطہری منحرف گروہوں کی حقیقت کو پہلے ہی سمجھ گئے تھے اوران کے ارادوں کے بارے میں پیشین گوئی بھی کرچکے تھے یہ آپ کی فراست اوروسیع مطالعہ کا نتیجہ تھا۔

شہید محلاتی استادمطہری کی فراست اورذہانت کے بارے

میں فرماتے ہیں:انقلاب کی ابتدامیں میڈیامیں کچھ منافق لوگ نفوذ کرگئے تھے،ایک بارانہوں نے ایک ٹی وی پروگرام میں"جمہوری اسلامی ایران"سے لفظ اسلامی کوحذف کردیا،اس کے دوسرے دن جب ہم امام خمینیؒ سے ملنے گئے تو میں نے دیکھاکہ استادمطہری وہاں موجودہیں اوراسی موضوع پر گفتگو چل رہی ہے آپ فرمارہے تھے کہ میں پہلے ہی کہہ رہا تھا میڈیا کو ایسے لوگوں کے وجود سے پاک ہونا چاہئے۔

Presented by www.ziaraat.com

غیرت اسلامی

غیرت انسانی وجود میں ایک الٰہی امانت کے عنوان سے ودیعت کی گئی ہے تاکہ انسان اس کے ذریعہ اپنی جان،مال اورغیرت کی حفاظت کرسکے ،یہ غیرت ہی ہے جوانسان کواپنی اوراپنی ناموس کی آبروکی حفاظت پر آمادہ کرتی ہے ،اوران سب سے بڑھ کرانسان کے دین کومحفوظ رکھتی ہے ،اگرانسان غیرت دینی رکھتاہے توپھروہ دین کی حفاظت کے لئے اپنی جان ومال اور عزت کوبھی قربان کردیتاہے۔

شہید مطہری کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ آپ غیرت دینی اورغیرت اسلامی سے سرشارتھے آپ اسلام اورقرآن کے سلسلہ میں کوئی سمجھوتانہیں کرتے تھے اوراگراس میں ذراسابھی انحراف دیکھتے توفورارد عمل ظاہرکرتے ،آیت اللہ خامنہ ای مدظلہ فرماتے ہیں:اس خطرناک اورگھٹن کے دورمیں صرف استادمطہری ہی ایک ایسے شخص تھے جومارکسیسٹوں کے

اسلام کے خلاف نئے نئے افکارکامقابلہ کرتے تھے صرف استادمطہری ہی تھے جنہوں نے اس زمانے میں اسلام کی خالص اورہرطرح کی کمیونزم اورمارکسیزم افکارسے بے بہرہ تصویر دنیاکے سامنے پیش کی ،ایک جلسہ میں ڈاکٹرشریعتی نے اپنی تقریر میں کہاکہ ہماراایک دشمن ہے اورایک رقیب ، دشمن سرمایہ داری کانظام ہے اوررقیب مارکسیزم ہے "یعنی ڈاکٹرشریعتی مارکسیزم کواسلام کادشمن نہیں بلکہ رقیب سمجھتے تھے ، استادمطہری اسی جلسہ میں اس بات کے خلاف ڈٹ گئے اورآپ نے وضاحت کی کہ یہ بات درست نہیں ہے ،دشمن سے آپ کی کیا مرادہے؟مارکسیزم بھی اسلام دشمن ہے بلکہ مارکسیزم اپنے الحادی اورتوحید مخالف نظریات کی وجہ سے اسلام کاکھلاہوادشمن ہے ، یعنی استادمطہری اسلام کے سلسلہ میں اتنی ظریف باتوں کابھی خیال رکھتے تھے (پارہ ای ازخورشید،ص۱۹)

Presented by www.ziaraat.com

اس سلسلہ میں آپ نہ کسی شخصیت سے خوف کھاتے تھے اور نہ ہی کسی پارٹی سے بلکہ دین اسلام کے دفاع میں بڑے بڑے افراد کو بھی خاطر میں نہ لاتے تھے،اس لئے کہ آپ کے وجود میں غیرت دینی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔

دینی افکار کو زندہ کرنے میں شہید مطہری کا کردار

استاد مطہری ان شخصیتوں میں سے ایک تھے کہ جنہوں نے اسلامی افکار کو زندہ کرنے میں عظیم کردار ادا کیا آپ اس تمدنی یلغار کے زمانے میں جدید اسلامی افکار اور معارف اسلامی کی تجدید حیات کے علم بردار تھے۔

آپ نے اپنی پوری زندگی ہمیشہ علوم دین کو زندہ کرنے اور مسلمانوں کے بے جان جسموں میں روح پھونکنے میں گزار دی ،آپ دین سے خرافات اور بے بنیاد چیزوں کو دور کرنے کی نہ صرف دوسروں کو وصیت کرتے تھے بلکہ خود بھی اس مہم میں بھرپور شرکت کرتے تھے اسی طرح آپ دین میں کسی بھی طرح کی خرافات ،تندمزاجی اور آباء واجداد کی اندھی تقلید کو قطعا برداشت نہیں کرتے تھے اس کے برخلاف جدید افکار اور ابتکاری نظریات کا استقبال اور اس کی مخالفت کرنے والوں کی مخالفت کرتے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

دین کی غلط تفسیر کرنے بارے میں آپ کی دردمندانہ گفتگو یہ تھی : دین مقدس اسلام ایک ناشناختہ دین ہوکر رہ گیاہے اس کی حقیقتیں آہستہ آہستہ لوگوں کی نظروں میں تبدیل ہوتی جارہی ہیں لوگوں کی دین سے دوری کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ انہیں غلط تعلیمات دین کے نام پر دی جاتی ہیں، ایک طرف ظاہراورمخفیانہ وسائل کے ساتھ مغربی سامراج کی یلغاراوردوسری طرف بہت سے دین کی حمایت کادم بھرنے والوں کی کوتاہیوں کی وجہ سے اصول دین سے لے کرفروع دین تک اسلام کے تمام افکارحملہ کے زدمیں آگئے ہیں،لہذامیں اپنی ذمہ داری سمجھتاہوں کہ اس سلسلہ میں اپنے امکان بھراقدام کروں۔(مقالہ؛نگرش برشخصیت وسیرۂ علمی استادمطہری ،پیام حوزہ ش ۱۷ ص۸۲)

استادمطہری اسلامی افکار کے احیاء اورمسلمانوں کے نیم جان اورافسردہ جسم میں روح پھونکنے کے سلسلہ میں سب سے

پہلاقدم اٹھاتے ہیں کہ اس بے دینی اورلوگوں کی حق سے دوری کے اسباب تلاش کرتے ہیں،اس سلسلہ میں آپ نے "مادہ پرستی کی طرف رجحان کی علتیں"کے عنوان کے تحت ایک کتاب تحریرکی ،اس میں آپ نے مغرب میں مادہ پرستی کی طرف رجحان اورمعنویت اوردین سے دوری کے بنیادی اسباب بیان کیے ہیں اوران غرب زدہ روشن فکروں کواسلامی حقائق سے آشناکیا کہ جومغربی تہذیب کی بغیرسوچے سمجھے تبلیغ کرتے ہیں اوران سرپھرے اورخودفروش مسلمانوں کوانکے دینی تعلیمات کاوزن بتانے کی کوشش کی ہے کہ جن کی آنکھوں کو مغربی تمدن کی ظاہری چمک دمک نے اندھاکردیاہے آپ نے یہ ثابت کیاہے کہ مغربی مفکرمختلف دلیلوں کی بنیاد پر جن مذاہب کو فرسودہ بناکرانہیں ترک کرنے کی بات کرتے ہیں اور دین کواندھی تقلید سمجھتے ہیں ان کی یہ دلیلیں انہیں مذاہب کے سلسلہ میں درست ہیں جو مغرب میں مذہب کے طورپر جانے جاتے ہیں اوروہاں

Presented by www.ziaraat.com

رائج ہیں ان کی یہ باتیں کسی بھی طرح دین اسلام پر منطبق نہیں ہوتیں ، دین اسلام ایک متحرک اورزندہ دین ہے اورتمام انسانوں کوزندگی کی طرف دعوت دیتاہے استادمطہری فرماتے ہیں:اسلام ہمیشہ حیات اورزندگی کی بات کرتاہے اوراس زندگی کی طرف دعوت دیتاہے کہ جوعلم ودانائی سے بھرپورہے ،قرآن مجید میں جوخداکو"حی"(زندہ) کہاگیاہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ خداگوشت ،پوشت اورجسم رکھتاہے بلکہ اس کامطلب یہ ہے کہ وہ دانااورتواناہے اسلام کے قوانین علم وحکمت کے قوانین ہیں۔قرآن کے مطابق اگرفکرعلم ودانش اورطاقت وتحرک کاسبب نہ بنے بلکہ سستی اورلاعلمی کاسبب ہوتووہ اسلامی فکرنہیں،اسلام زندگی کادرس دیتاہے اورزندگی لاعلمی ، عاجزی اورکمزوری کے ساتھ سازگارنہیں۔(جلوہ ہای معلمی استادمطہری ،ص۱۴۰)

شاعرمشرق علامہ اقبال کے سلسلہ میں منعقدہونے والے

ایک سیمینارمیں تقریرکرتے ہوئے استادمطہری نے فرمایا:اقبال اس نکتہ کی طرف متوجہ تھے کہ اسلام مسلمانوں کے درمیان موجودہے بھی اورنہیں بھی ،اسلام موجودہے اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں کہ شعائراسلامی مسلمانوں کے درمیان موجودہیں۔مثلا:مسجدوں سے اذان کی آوازسنائی دیتی وقت نمازلوگ مسجدکی طرف جاتے ہوئے اورنماز اداکرتے ہوئے نظرآتے ہیں بچہ کی ولادت کے وقت اسلامی رسوم کی ادائگی ہوتی ہے ،مسلمان اپنے مردوں کواسلامی طریقہ پرغسل وکفن دیکردفن کرتے ہیں اورعام طورسے ان کے نام بھی اسلامی ہیں وغیرہ لیکن اسلام کی روح اورجان نہیں پائی جاتی ،اسلامی معاشرے سے روح اسلام ختم ہوچکی ہے ،اسی وجہ سے علامہ اقبال اعتقادرکھتے تھے اسلام کی حیات کی تجدیدضروری ہے اوریہ کوئی ناممکن کام نہیں ہے اس لئے اصل اسلام ابھی زندہ ہے کیونکہ خداکی کتاب اورسنت پیغمبرؐ موجودہے اوریہ ایسی

Presented by www.ziaraat.com

زندہ چیزیں ہیں کہ ابھی تک ان سے بہتر چیز کوئی نہیں پیش کرسکا۔

پھر فرماتے ہیں کہ " حیات اسلامی اور حیات تفکر اسلامی" جیسی اصطلاحات خود قرآن سے ماخوذ ہیں، کوئی من گھڑت چیز نہیں، یہ دوزندگی کی واضح اور روشن علامتیں ہیں، کسی معاشرے کے افراد کا آپس میں اتحاد اس معاشرے کی زندگی کی علامت ہے،اورافراد کاایک دوسرے سے اختلاف اس معاشرے کے مردہ ہونے کی دلیل ہے"۔

دینی کج فکری کے خلاف جنگ

شہید مطہری ایک ایسے دینی رہبر تھے جوان انحرافات اورکج فکریوں کے خلاف جنگ کرنے میں کسی بھی مصلحت اندیشی اور چشم پوشی سے کام نہیں لیتے تھے،جنہیں دین کے نام پر پیش کیاجاتاتھا،اس سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں:"اس طرح کے انحرافی افکاردوطرح سے نفوذکرتے ہیں؛ایک دشمنوں کی

طرف سے وہ اس طرح کہ جب کوئی اجتماعی تحریک عروج پرپہونچتی ہے اوردوسرے مکاتب فکراس کے تحت الشعاع چلے جاتے ہیں توان مکاتب فکر کے پیروکاراس تحریک میں نفوذکرنے اوراس کواندرسے کھوکھلا کرنے کے لئے اس میں ایسے افکارواردکردیتے ہیں جواس تحریک اورمذہب کی روح سے سازگارنہیں ہوتے اس طرح آہستہ آہستہ وہ تحریک اپنااثرکھوبیٹھتی ہے اورضعیف ہوجاتی ہے۔

اس کی مثال صدراسلام میں بہت واضح طورپرپائی جاتی ہے ،جب اسلام عالم گیرپیمانہ پرپھیل گیااوراس کاچرچاہرجگہ ہونے لگاتواسلام کے نام پرلوگوں نےاپنے من گھڑت خیالات کوپیش کرنا شروع کیا،اسرائیلیات ،مجوسیت اورمانویات جیسے مفاہیم اسلام کے نام پرحدیث،تفسیراوردیگرعلوم اورعقائداسلامی میں واردکئے گئے ،اوراس کانتیجہ جوہواوہ ناگفتہ ہے ،خوش قسمتی سے علماء اسلام (البتہ ائمہ معصومین علیہم السلام کی تعلیمات کی روشنی میں)اس

Presented by www.ziaraat.com

نکتہ کی طرف متوجہ ہوگئے اور کافی حد تک اس ناسور کا مقابلہ کرنے میں کامیاب رہے۔

دین کو کبھی دوستوں کی طرف سے بھی نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور وہ اس طرح سے کہ بعض اوقات دین کے پیروکار لاعلمی کی بنیاد پر بعض دیگر مکاتب فکر کے نظریوں سے متاثر ہو جاتے ہیں، اور جان بوجھ کر یا انجانے میں ان نظریوں کو دین کا نام دے دیتے ہیں۔(بررسی اجمالی نہضت ہای اسلامی درصد سالہ اخیر، ص۸۸)

استاد مطہری خود بھی ان انحرافات کے مقابل میں ڈٹے رہے اور محکم دلیلوں کے ساتھ پوری قدرت سے ان کا مقابلہ کرتے رہے اور اعتقادی مسائل میں انحرافات سے مقابلہ کرنے کے سلسلہ میں کبھی مصلحت اندیشی سے کام نہیں لیا اور پورے خلوص کے ساتھ غلط افکار کا روشن اصولوں کے مطابق مقابلہ کرتے رہے۔

مثالی لوگ.........شہید مطہریؒ

آپ کی یہ جنگ صرف دینی انحرافات تک ہی محدود نہیں تھی بلکہ آپ سیاسی انحرافات کو بھی برداشت نہیں کرتے تھے اور ان کے مقابلہ میں بھی اٹھ کھڑے ہوتے تھے

۱۳۵۶ھ۔ش۔ ایرانی انقلاب کے اوج کا زمانہ تھا اس دوران آپ نے دیکھا کہ بنی صدر نے علماء کی رہبری کے بارے میں مقالہ لکھا ہے، اس نے لکھا تھا کہ علماء روحانی رہبر ہوتے ہیں اور انہیں سیاست سے کوئی مطلب نہیں ہوتا لہٰذا ایک سنتی اور روحانی رہبر ایک طاقتور تحریک کی سربراہی نہیں کر سکتا، اگر یہ لوگ کسی ملک کی باگ ڈور سنبھال لیں تو پھر اس ملک کی کشتی ڈوبنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے، جب بنی صدر کا مقالہ آیا تو یقیناً وہ ایک حساس موقع تھا اور اس وقت اجتماعی ساکھ کو محفوظ رکھنا ضروری تھا لیکن شہید مطہری نے کسی مصلحت اندیشی اور اور حالات سے سمجھوتے کی فکر کئے بغیر اس مقالہ کا منہ توڑ جواب دیا، آپ نے ایک طرف تاریخ سے ایسے حوالے دیئے کہ جہاں علماء نے

Presented by www.ziaraat.com

بطوراحسن حکومتوں کو چلایاہے اوردوسری طرف دنیاوی سیاست مداروں کی ناکامیابی کے نمونہ بھی پیش کئے ،آپ نے واضح کیاکہ اسلام ہماراہدف ہے نہ کہ دنیاحاصل کرنے کاوسیلہ اورہمارامقصد حکومت اسلامی قائم کرناہے اورظاہرہے حکومت اسلامی ایسے افرادہی کےذریعہ قائم کرسکتے ہیں جواسلام کی روح سے واقفیت رکھتے ہوں ،صرف یونیورسٹی سے اسلام شناسی کی سندریافت کرلینا روح اسلام سے واقفیت کے لئے کافی نہیں ہے ،بلکہ اس کے لئے خون جگرپیناپڑتاہے لہذایہ روشن فکرافرادجو اصلاح اورخدمت خلق کادم بھرتے ہیں ان کے لئے بہترہے کہ یہ کسی دوسرے محاذپرخدمت انجام دینے کی سوچیں اوردین کواہل دین کے لئے چھوڑ دیں،دین کی خدمت وہی افرادکرسکتے ہیں جنہوں نے دینی ماحول میں پروش پائی ہوجوصبح وشام دین کی باتوں اوردین کی ترویج میں صرف عمل رہے ہیں۔

دین کی برتری ثابت کرنے کی فکر

اسلام کی عزت اوراسکے قلمرو کی حفاظت کے ساتھ قرآن کی منطق کی دیگر تمام منطقوں پربرتری ،معاشرہ میں احکام دین کی ترویج ،وحی کے معارف اورحقائق کی تعلیم ،نیزاپنے شاگردوں کی تعلیم وتربیت آپ کی زندگی کاحقیقی نصب العین شمار ہوتےہیں آپ کی کوشش یہ تھی کہ لوگوں کی زندگی کواسلامی افکاراوردینی اقدارکے مطابق ڈھالاجائے لوگ نفاق اورجھوٹ کواپنی زندگی سے یکسرختم کردیں۔

گھریلوزندگی کے مسائل اسلام میں خواتین کے حقوق کانظام اوراسلام اورزمانہ کے تقاضے وغیرہ ایسے مسائل ہیں کہ جن کوآپ نے معاشرے کے سامنے پیش کرکے دین کی برتری ثابت کرنے کی کوشش کی اورلوگوں کویہ باورکرانے کی کوشش کی کہ دین اسلام کسی بھی میدان میں انسان کوتنہااوربے یارومددگار نہیں چھوڑتا۔

Presented by www.ziaraat.com

استادمطہری نے دین کی برتری کوثابت کرنے اوریہ بتانے کے لئے کہ دین انسان کی زندگی کے ہرگوشہ سے متعلق احکام اوراس کی ہربیماری کاعلاج رکھتاہے کچھ اصول اورقواعدبتائے ہیں جن میں بعض یہ ہیں:

۱۔دین کے تمام تعلیمات فطرت سے ہم آہنگ ہیں

استادمطہری کایہ عقیدہ تھاکہ اگردین کے حقایق اورمعارف کاحسن انسان کی پاک فطرت اورعقل سلیم پراجاگرکردیاجائے اورانسان کودین کی ضرورت کااحساس دلایاجائے تولوگ خودبخوددین کی طرف آئیں گے اورنہ صرف یہ کہ دین پرعمل کریں گے بلکہ اس کی حفاظت بھی کریں گے اوراس کی تبلیغ بھی ؛ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ لوگوں کے اندرہم دین کی ضرورت کے احساس کوبیدارکریں اوراس ضروری چیز کوضرورت مندبشریت کے سامنے پیش کرنےکاہنرجان لیں

۲۔دین میں انقلاب کی روح پھونکنا

اسلام انقلابی دین ہے یہ انسان کوبلنداقدارکی طرف لے جاتاہے خدابھی بلندمقاصد اوربزرگ اہداف کوپسندکرتاہے اوراپنی مخلوق کواعلیٰ امورکی دعوت دیتاہے۔

قرآن اوراسلام کی مسلمانوں کی عزت پرتاکید،قرآن مجید کی تعلیمات کی برتری کااہتمام ،بلندی اورترقی کی راہ پرگامزن ہونے کے لئے اپنی پوری قوت کواستعمال میں لانے کی دعوت یہ تمام چیزیں اسلام کے وجودمیں نوید انقلاب کی عظیم دلیل ہیں۔

استادمطہری مسلمانوں کے انحطاط کاایک سبب دین سے انقلاب کی روح کاجداہوناجانتے ہیں آپ کہتے تھے کہ کربلاصرف گریہ کرنے کے لئے وجودمیں نہیں آئی بلکہ اس سے ہم کوانقلاب کادرس لیناچاہئے ائمہ معصومین انسانی زندگی کے لئے ہرہرقدم اورہرہرجہت سے نمونہ عمل ہیں آپ کی کوشش یہ تھی کہ لوگوں کے دلوں سے اس فکرکونکال دیں

Presented by www.ziaraat.com

کہ ہم کہاں اور ائمہ معصومین کہاں؛ہم بھلاان تک رسائی کیسے حاصل کرسکتے ہیں کہاں ہم خاک کے پتلے اور کہاں وہ نور کے پیکر،؟درست ہے کہ ائمہ کی منزلت بہت بلند ہے لیکن اس کامطلب یہ نہیں کہ ہم ان کی راہ پر نہیں چل سکتے۔(مجلہ حوزہ ،ش،۷،۶۷،ص۱۳)

۳۔دین کے چہرے سے خرافات کی غلاظتوں کو دور کرنا

اصلاحی تحریکوں کے لئے ،خرافات ،جاہلانہ تہذیب کے باقیماندہ اثرات اوردین سے بے گانہ رسم ورواج سب سے پیچیدہ رکاوٹیں ہیں یہ رسم ورواج اس وقت اورزیادہ خطرناک ہوجاتے ہیں جب دینی رنگ اختیارکرلیتے ہیں اسی لئے انبیاء اورمعصومین کاسب سے بڑاجہاد خرافات کے مقابل میں تھا،ایسی ثقافت سے مقابلہ جوبظاہر مقدس تھی زمانے کے مقدس ترین افراداس کی پشت پناہی کرتے تھے اوراپنی پوری قوت سے اس کی ترویج کرتے تھے ان لوگوں نے اپنے ذاتی مفاد کی

مثالی لوگ........ شہید مطہریؒ

خاطرلوگوں کودین جیسی قیمتی اورزندگی سازدولت سے محروم کررکھاتھا۔

استادمطہری اپنی پوری طاقت کے ساتھ خرافات پھیلانے والوں کے خلاف اٹھے اورلوگوں کے شورغل سے ذرہ برابر بھی خوفزدہ نہیں ہوئے کفر کے فتوے اورطرح طرح کے الزامات بھی آپ کواس راہ پرچلنے سے نہ روک سکے آپ نے اپنی جنگ کوجاری رکھااوردین اسلام کی مقدس تعلیمات کے درمیان پیدا کی گئیں خرافات کی نشان دہی کرتے رہے آپ نے اس جہادمیں اتنی کوشش کی کہ دوسرے افرادآپ سے متاثرہوئے بغیرنہ رہ سکے اوربہت سے لوگ آپ کے قافلہ کے ساتھ آپکےہمراہ ہوگئے۔(مجلہ حوزہ ،ش۷،۶۷،ص۱۴)

۴۔عقل محوری

استادمطہری کا یہ عقیدہ تھاکہ جولوگ صرف ظاہرپراکتفاکرتے ہیں اورمنقولات سے آگے بڑھنے کی جرأت

Presented by www.ziaraat.com

اور ہمت نہیں رکھتے ایسے افراد دوسری تہذیبوں سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے بلکہ جوافراداپنی منزلت کو سمجھتے ہیں اپنی قیمت کو پہچانتے ہیں اور عقل ومنطق کا سہارالیتے ہیں فکروں کی جولانی میں وہی لوگ بلندمقام حاصل کرسکتے ہیں ،اسلام بھی عقل محوری پرزوردیتاہے اوراندھی تقلید کاسخت مخالف ہے۔

۵۔اسلام کی سرحدوں کی نگہبانی

گزشتہ زمانہ میں الحادی فکریں اتنی زرق وبرق کے ساتھ جلوہ گرنہیں ہوئی تھیں دیگرطاغوتی طاقتیں اتنی آب وتاب کے ساتھ حملہ آورنہیں ہوتے تھے ثقافتی یلغار کااتنازیادہ بول بالانہیں تھاجتناآج کے زمانے میں ہے دوسری حکومتوں پرقبضہ کرنے کے لئے تلوارکی چمک اورسکوں کی کھنک کام میں لائی جاتی تھی لیکن اب زمانہ بدل چکاہے آج کے زمانے میں سب سے پہلے ملحدانہ فکریں بیہوش کرنے والی گیس کی طرح پورے

ملک پرچھاجاتی ہیں اور اس سرزمین کے لوگوں کوبدمست اوراپنے سے بے خبرکردیتی ہیں جب لوگ پوری طرح بیہوش ہوجاتے ہیں انھیں اپنی فکرنہیں رہتی توپھردشمن اسلحوں سے لیس فوج کواس ملک میں بھیجتا ہے وہ اسلحہ توپ ٹینک اورگولابرودنہیں ہوتابلکہ جدیدٹکنالوجی اوربظاہرملک کی تعمیر کے وسائل ہوتے ہیں لوگ پہلے سے ہی مدہوش ہوچکے ہوتے ہیں لہذاان کی باتوں کوبہ آسانی قبول کرکے ان کے آبادی اورعمرانی کے جھوٹے نعروں کے پیچھے دوڑ پڑتے ہیں اورحملہ آورملک بہت آسانی سے ان لوگوں پرقبضہ جمالیتاہے۔ایسے زمانہ میں لوگوں کواس قیدسے آزاد کرنابڑاسخت ہے کیونکہ انسانوں کے اذہان وشمنوں کی باتوں سے بھرے ہوئے ہیں ان باتوں کوذہن سے نکال کراس میں اپنی بات پہچانابہت مشکل کام ہوتا ہے اس کے علاوہ یہ دیکھناضروری ہے کہ دشمن نے کس جگہ سے گھات لگائی ہے اورکس اسلحہ کااستعمال کیاہے کیونکہ اس

Presented by www.ziaraat.com

کی تشخیص کئے بغیر اس کے حملے کو ناکارہ بنانا ممکن نہیں

استاد مطہری ان باریکیوں اور پیچیدگیوں سے آشنا تھے اور اسی آشنائی کے مطابق اس ثقافتی یلغار کے خلاف ایک بہادر سپاہی کی طرح اٹھ کھڑے ہوئے تھے آپ اسلام کی سرحدوں کی حفاظت کرنے والے ایک سچے ،ہوشیار،اور بہادر سپاہی تھے آپ دشمن کی چھوٹی بڑی تمام نقل وحرکت کا بغور جائزہ لیتے تھے اور ایمان کی قوت کے ساتھ ماہرانہ طریقہ سے دشمن کے حملوں کو ناکام کردیتے تھے۔

آپ اچھی طرح جان چکے تھے کہ جدید فکریں صرف ادیان الٰہی ہی سے مقابلہ کرنے پر اکتفاء نہیں کریں گی بلکہ اس کی جگہ پر ملحدانہ افکار کی جانشینی کی فکریں ہیں یہ افکار انسان کو یہ یاور کرانے کی کوشش میں ہیں کہ نئے افکار ہی بشریت کو نجات دلاسکتی ہیں شہید مطہری نے ان سب باریکیوں کو نظر میں رکھ کر دشمن سے مقابلہ پر کمر کس رکھی تھی ،آپ

دقیق مطالب کو بالکل سادہ زبان میں اس طرح بیان کردیتے تھے کہ طالب علم بہت آسانی سے ان کو سمجھ لیتا تھا آپ کی اسی صفت نے آپ کو حوزہ اور یونیورسٹی کے طلاب کے درمیان ہر دل عزیز بنا رکھا تھا۔

فلسفہ کو سادہ زبان میں بیان کرنا لوگوں کو اسلامی فلسفہ سے آگاہ کرنا اور لوگوں کے ذہنوں سے فلسفہ کے سلسلہ میں حقارت کو دور کرنا استاد مطہری ہی کا کام تھا۔(مطہریٰ مطہر اندیشہ ہا ،ص۵۲۱)

استاد مطہری مبلغین کے بارے میں بھی یہی فرماتے تھے کہ وہ مبلغ اپنی تبلیغ میں اور وہ دعوت کرنے والا اپنی دعوت میں کسی نتیجہ تک پہنچ سکتا ہے کہ جس کا بیان مکمل حقیقت پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ سادہ اور واضح ہو۔(مجلہ بصائر،مقالہ :ضرورت تحول درابزار وشیوہ ہای تبلیغ بانگرش برآثار استاد مطہری ،ش۱ ،ص۱۷)

Presented by www.ziaraat.com

استاد مطہری کی تدریس کا طریقہ کار

کسی بھی معاشرے کی ترقی یا تنزلی میں استاد اہم کردار ادا کرتا ہے اگراستاد خداترس ہو معاشرہ بھی خداترس ہوجاتا ہے اوراس کے برعکس اگراستاد بے دین ہوتا ہے تومعاشرہ کے بے دین ہونے میں کافی بڑا کردار ادا کرتا ہے۔

استاد مطہری حقیقت میں ایک معاشرہ ساز معلم تھے آپ معاشرہ کی نبض کو خوب پہچانتے تھے آپ اپنی تدریس میں شاگرد کی ضروریات کا بھی خیال رکھتے اورماحول اور معاشرہ کا بھی اورساتھ ہی ساتھ اسلام کے اصول اور قوانین کو بھی مدنظر رکھتے تھے ہم یہاں استاد کی تدریس کی بعض خصوصیات بیان کررہے ہیں۔

۱۔استاد مطہری کے اسلوب تدریس میں ایک اہم بات یہ تھی کہ آپ بحث میں وارد ہونے سے قبل اس بحث کا ایک تاریخی مقدمہ بیان کرتے تھے۔ اپنے عمیق مطالعہ کی مدد

سے موضوع گفتگو کے سلسلہ میں موجود دانشوروں کے اقوال اوراس موضوع کی تاریخی حیثیت بیان کرتے تھے تاکہ شاگرد یہ نہ سمجھے کہ یہ بحث نئی ہے اس مقدمہ سے شاگرد پوری طرح آمادہ ہوجاتا تھااور ذوق وشوق کے ساتھ بات سنتا تھا۔

۲۔آپ منطق اورفلسفہ میں مہارت رکھتے اورایک قوی فکر کے مالک تھے لہذاآپ دینی تدریس میں اپنی فکر کے ساتھ ساتھ ،منطق اورفلسفہ سے پورافائدہ اٹھاتے تھے اورخوب جانتے تھے کہ کون سی بات کس طریقہ سے کہنی چاہیے۔موضوع کی حقیقت اوراس کے جانبی مسائل کوالگ الگ بیان کرکے ان کے درمیان منطقی ربط دیتے تھے جس سے موضوع، اصلی ارکان ،فرعی اورجانبی مسائل پوری طرح واضح ہوجاتے تھے۔

۳۔آپ کی ایک نمایاں خاصیت یہ تھی کہ آپ اپنے درس کے موضوع سے باہر نہیں جاتے تھے آپ بحث کی

Presented by www.ziaraat.com

حدود کو اچھی طرح جانتے تھے ایک بات کی وضاحت کرتے تھے اسی موضوع کو آگے بڑھاتے تھے۔اور جب تک بات شاگردوں کے لئے واضح نہ ہوجائے مختلف مثالوں اور مختلف طریقوں سے اسے بیان کرتے رہتے تھے۔

جس طرح آپ خود موضوع سے خارج نہیں ہوتے تھے اسی طرح اپنے شاگردوں کو بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ مختلف سوالوں کے ذریعہ بحث سے باہر نکلیں۔

۴۔استاد مطہری بہت سادہ زبان میں درس دیتے تھے موضوع گفتگو چاہے کتنا ہی سخت اور پیچیدہ کیوں نہ ہو آپ اسے اس طرح آسان کرکے بیان کرتے تھے شاگرد عش عش کراٹھتے۔

۵۔آپ اپنے پورے وجود اور دل کی گہرائیوں سے تدریس کرتے تھے تدریس کرتے وقت آپ کی آواز بلند اور دلنشین ہوتی تھی پختہ دلائل اور دلچسپ انداز میں

گفتگو کرتے تھے جس کی وجہ سے نہ خود تھکتے تھے اور نہ شاگردوں کو خستگی اور سستی کا احساس ہونے دیتے۔

۶۔آپ کا پورا وجود علم سے سرشار تھا علم کے درخت کی جڑیں آپ کے وجود کی گہرائیوں تک پہونچ گئی تھیں آپ درخت علم کی اپنے خون جگر سے سینچائی کرتے تھے۔اسے ہمیشہ سرسبز و شاداب رکھنے کے لئے اپنے پورے وجود سے کوشاں رہتے ،اسی وجہ سے آپ کا درس ہمیشہ شاداب اور تازہ رہتا تھا،آپ کبھی اپنے مطالعہ کو ترک نہیں کرتے تھے اگر کوئی مسئلہ درپیش ہوتا اور اس کے سلسلہ میں آپ کو کوئی نئی کتاب مل جاتی تو اپنی گزشتہ معلومات پر اکتفاء نہ کرتے۔ بلکہ اس جدید کتاب کا بھی مطالعہ کرتے اور معاصر دانشمندوں کے افکار کے مطابق تازہ ترین نظریات پیش کرتے۔اسی وجہ سے آپ کا درس ہمیشہ تازہ اور نیا رہتا۔

۷۔استاد مطہری اپنے اساتید کا بہت احترام کرتے تھے

Presented by www.ziaraat.com

اورتدریس کے وقت اگرکسی استادکاقول نقل کرتے توان کانام پورے القاب اورنہایت احترام کے ساتھ لیتے، آپ کے عظیم الشان اساتیدمیں حضرت آیت اللہ بروجردی ،حضرت آیت اللہ علامہ طباطبائی حضرت امام خمینی قابل ذکرہیں۔

۸۔علوم کے باہمی رابطہ سے آپ بخوبی واقف تھے اوردرس کے دوران اس رابطہ کوبیان بھی کرتے تھے ،اگرضروری سمجھتے توایک موضوع کومختلف علوم کی روشنی میں واضح کرتے ،جس سے آپ کے مختلف علوم پراحاطہ کاپتہ چلتاہے۔

۹۔آپ کے دروس عام طورسے جہت دہی سے ہوتے یعنی شاگردکواحساس ہوجاتاکہ یہ گفتگواس کے کس فائدہ کی ہے اوراس سے کس جگہ پراستفادہ کیاجاسکتاہے آپ کادرس صرف چندگھسی پٹی باتوں اوراعتباری مطالب پرمشتمل نہیں ہوتاتھا۔

۱۰۔آپ کے درس کی ایک اہم خاصیت یہ تھی کہ

آپ جودرس دیناچاہتے تھے پہلے خوداسے ہرزاویہ سے مکمل طورپرسمجھتے تھے ،آپ کے درس میں آنے والابخوبی سمجھ سکتاتھاکہ آپ نے اپنی شاگردی کے دوران اسی درس کوبخوبی سمجھاہے اوردل وجان سے حاصل کیاہے،جب تک کسی موضوع پرپوری طرح تسلط حاصل نہیں ہوتاآپ اس کی تدریس نہیں کرتے تھے۔

۱۱۔اپنے درس میں اگرکسی کی بات پرتنقیدکرناہوتی توباکمال احترام اس شخص کاتذکرہ کرتے کبھی بھی کسی کی شخصیت کی توہین نہیں کرتے تھے۔

۱۲۔اگرآپ کوکسی کتاب پرتبصرہ کرناہوتاتومطالعہ کے دوران اس پرحاشیہ لگاتے اورتنقیداورتبصرہ کے بعدشاگردوں سے بھی کہتے کہ آئندہ درس میں اس کامطالعہ کرکے آئیں اورمیری گفتگوپرتبصرہ کریں۔

Presented by www.ziaraat.com

استاد کی نظر میں مطالعہ کا طریقہ

استاد مطہری بے نظم اور بے قاعدہ مطالعہ کے مخالف تھے اسی لئے فرماتے تھے کہ لوگ ہوش واستعداد اور فہم وحافظہ کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں، سمجھدار لوگ اپنے حافظہ سے صحیح استفادہ کرتے ہیں جب کہ ناسمجھ لوگ سوچتے ہیں کہ حافظہ ایک انبار کے مانند ہے جسے ہمیشہ بھرا ہوا ہونا چاہیئے اور ہمیشہ اس میں چیزیں بھرتے رہنا چاہیئے۔

ایک سمجھدار انسان اپنے حافظہ سے صحیح فائدہ اٹھانے کے لئے سب سے پہلا قدم جو اٹھاتا ہے وہ یہ کہ اپنے حافظہ کی قدرشناسی کے سبب ہر چیز اس میں بھرنے سے پرہیز کرتا ہے اور یہ خیال رکھتا ہے کہ اسے اپنے ذہن اور حافظہ میں کون سا علم محفوظ کرنا ہے اور کس بے فائدہ معلومات سے بچنا ہے پھر فائدہ مند معلومات میں سے بھی جو چیزیں زیادہ نفع بخش ہیں ان کو محفوظ کرلیتا ہے اور ایک امانتدار کی طرح نہایت

غور وفکر سے اپنی معلومات کو ترتیب دیتا ہے انسان کے لئے ضروری معلومات ذہن وحافظہ میں منظم طریقے سے محفوظ نہ ہوجائیں تب تک کسی دوسرے موضوع کے سلسلہ میں مطالعہ نہ کرے کیونکہ اگر انسان آج مثال کے طور پر تاریخ کا مطالعہ کرے کل نفسیات سے متعلق کتب کا مطالعہ کرے اور اس کے بعد پھر کسی تیسرے موضوع کے سلسلہ میں مطالعہ کرے تو گویا اس کا حافظہ ایک بے نظم انبار کے مانند ہوجائے گا۔

سمجھدار انسان ایک ہی موضوع کے سلسلہ میں تمام لازمی کتابوں کا مطالعہ کرکے حاصلہ معلومات کو منظم صورت میں ذہن نشین کرتا ہے پھر کسی دوسرے موضوع کے سلسلہ میں مطالعہ کرتا ہے ایسے شخص کا اگر حافظہ کمزور بھی ہو تو وہ اس سے بہترین استفادہ کرسکتا ہے اور اس کے ذہن کی مثال اس کتب خانہ کہ سی ہوگی جہاں کتابیں منظم ومرتب رکھی ہوں لہذا انسان جب چاہے ہر موضوع سے متعلق کتاب کو آسانی سے

Presented by www.ziaraat.com

حاصل کر سکتا ہے لیکن اگر ایسا نہ ہو تو کتب خانے میں ہزاروں کتاب ہونے کے باوجود کسی موضوع کے بارے میں کتاب حاصل کرنا بیکار ہے۔

استاد کی نظر میں تحقیق کا طریقہ

استاد اپنی زندگی کے ہر پہلو کی طرح تحقیقی میدان میں بھی منظم تھے۔لہذا کسی بھی موضوع کے سلسلہ میں خلاصہ نویسی اور اہم نکات کو منظم صورت میں یادداشت کرنا ہی ان کا شیوہ تھا لہذا آپ کی یادداشتیں دو طریقے کی تھیں:

ا۔ایسی یادداشتیں جو کسی خاص موضوع سے متعلق تھیں جیسے کہ قرآن ،حضرت علی علیہ السلام ،فلسفہ وغیرہ۔

۲۔ایسی یادداشتیں جو مختلف موضوعات سے متعلق تھیں اور ان کے سلسلہ میں ابھی کام باقی تھا۔

تحقیق کے سلسلہ میں دوسرا اہم نکتہ یہ تھا کہ تحقیق ایسے موضوع کے بارے میں ہونا چاہئے جو سماج کی ضرورت ہو،شاید اسی وجہ سے بے فائدہ تحقیقوں کو دیکھ کر استاد کبیدہ خاطر ہوتے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

علمی ودینی مطالب پیش کرنے کی جدید روش

استاد علمی اوردینی مطالب پیش کرنے میں دو خصوصیت کے حامل تھے:

۱۔ان کی کوشش ہوتی تھی کہ مطالب عام فہم اورجذاب ہوں۔

۲۔مطالب پیش کرنے میں سماج کی ضرورتوں کوملحوظ رکھتے تھے۔

منافقانہ افکار کی نقادی میں آپ خاص مقام رکھتے تھے کیونکہ آپ نے دوسروں سے کافی پہلے اس خطرے کومحسوس کرلیاتھا۔آپ کے زمانے میں کفروشرک ونفاق جدیدروش اورجدید تصویر کے ساتھ ظہورپذیر ہورہے تھےاسی سبب آپ نے نہایت ظرافت کے ساتھ اسلام کا دفاع کرتے ہوئے اسلام کی حقیقی فکرسے لوگوں کوآشنا کیااور اپنافرض اداکیااور آخری لمحات تک دین اورولی فقیہ کی حمایت کرتے رہے۔

یونیورسٹی، عوام اور جوان

استادمطہری نے ۲۵سال سے زیادہ یونیورسٹی میں منعقد سیمنار،علمی نشستوں اور مباحثوں ،اساتیدوطالب علم سے ملحق رہتے ہوئے وہاں موجودکج فکریوں ، ناپختہ اندیشوں اورنفسیاتی مشکلات کامقابلہ کیا۔

آپ کی علمی شخصیت اور سنجیدہ گفتگونے یونیورسٹی کے بگڑتے ماحول میں نہایت مثبت اثرڈالاچنانچہ ایک اسلام شناس کے عنوان سے بھی آپ یونیورسٹی میں مقبول خاص وعام تھے۔

عام لوگوں کے ساتھ آپ کارابطہ ہمیشہ برقراررہااورعلمی مصروفیات کے باوجود کبھی آپ نے عوام کے درمیان گفتگوسے پرہیزنہیں کیا۔عوام کے درمیان بھی ایسے مسائل کے بارے میں گفتگوکرتے رہے جن کی سماج کوضرورت تھی اوراس طرح عمیق سے عمیق مسئلوں کوبھی سادہ زبان میں لوگوں تک پہونچاتے رہے۔

Presented by www.ziaraat.com

استاد مطہری ایسے کامیاب علماء میں سے تھے جنہوں نے اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ جوانوں کی راہنمائی کے لئے وقف کر دیا تھا کیونکہ ان کی نظر میں جوان ملک و قوم کا مستقبل ہیں لہذا ان کی راہنمائی اور ہدایت کو ہدف مانتے تھے۔

البتہ جوانوں سے ملنے جلنے کا طریقہ بہت اہم ہے اور اس میں افراط و تفریط نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔لہذا استاد مطہریؒ اپنی فراست اور سنجیدگی کی بنیاد پہ جوانوں کے احساسات و افکار کو خوب سمجھتے اور ان کا احترام کرتے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com